جہنم کے خطرات
از
علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی
ناشر
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
داتا گنج بخش روڈ ۰ الکریم مارکیٹ اردو بازار
لاہور — پاکستان
فون :- ۶۳۲۶۴
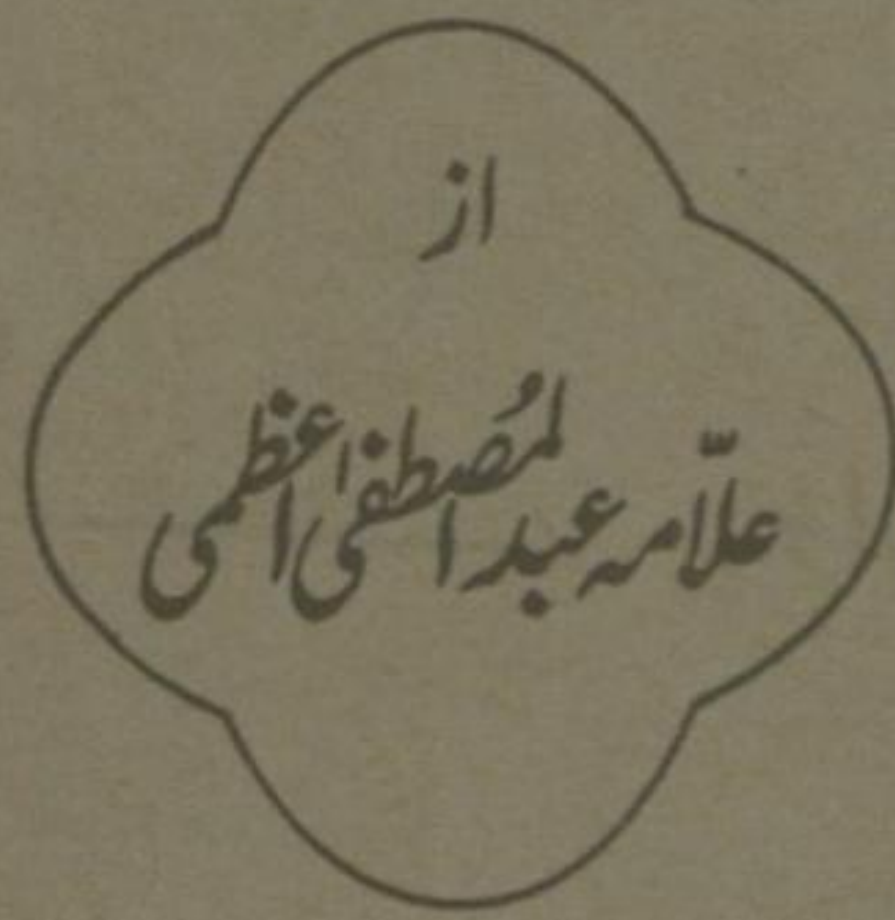
ناشر:
ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ اردو بازار لاہور

نام کتاب ——— جہنم کے خطرات

مصنف ——— علامہ عبد المصطفیٰ الاعظمی

تعداد اشاعت ——— ایک ہزار

قیمت ——— 18-00 روپے

کاتب ——— دار الکتابت حضرت کیلیانوالہ

ناشر ——— ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ
لاہور
اُردو بازار

فون نمبر ۶۳۴۶۴

سببِ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہر مسلمان کی روحانی خواہش اور قلبی تمنا یہی ہے کہ اس کو آخرت میں جنت ملے اور وہ جہنم کے عذابوں سے بچ جائے اور دین اسلام کا یہی فیصلہ ہے کہ جنت میں جانے کا خاص ذریعہ اعمالِ صالحہ اور نیکیاں ہیں۔ اور جہنم سے بچنے کا خاص ذریعہ برے اعمال اور گناہوں کو چھوڑ دینا اور ان سے دور رہنا ہے لہٰذا ہر مسلمان کو یہ جان لینا بے حد ضروری ہے کہ کون کون سے اعمال جنت میں لے جانیوالے ہیں؟ اور کون کون سے اعمال جہنم میں لے جانیوالے ہیں۔

اس لیے ایک مدت دراز سے میں اس ضرورت کو محسوس کرتا رہا کہ دو کتابیں لکھ دوں۔ ایک کتاب میں تو چند اعمالِ جنت کا تذکرہ تحریر کر دوں۔ اور دوسری کتاب میں اعمالِ جہنم کا بیان لکھ دوں اور دونوں کتابوں میں ہر عنوان کے تحت چند حدیثیں ذکر کر دوں تاکہ ہر عنوان انوارِ حدیث کی نورانیت سے منور ہو کر ہدایت کا آفتاب و ماہتاب بن جائے اور میرا مقصد اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ مسلمان مرد و عورت جنت میں لے جانے والے اعمال پر کاربند ہو کر جنت کے حق دار بن جائیں اور جہنم میں لے جانیوالے اعمال سے بچ کر عذابِ نار سے رہائی پا جائیں! لیکن افسوس کہ کثرتِ کار و ہجومِ افکار نے مجھے اتنی مہلت ہی نہیں دی کہ میں اس ضروری کام کے لیے قلم اٹھاتا۔ اس لیے اس کارِ خیر میں برابر تاخیر ہوتی رہی۔

مگر رمضان ۱۴۰۰ھ میں اپنی ضعیفی اور علالت کے باعث چونکہ میں کوئی سفر نہ کر سکا اور تقریباً دو ماہ تک مسلسل مکان ہی پر مقیم رہا اس لیے بحمدہٖ تعالیٰ اس فرصت میں دونوں کتابوں کا مسودہ مکمل ہو گیا۔ چنانچہ پہلی کتاب "بہشت کی کنجیاں" کے نام سے جس میں اُن پینسٹھ اعمالِ صالحہ کا ذکر ہے جن پر حدیثوں میں جنت کی بشارت آئی ہے اور دوسری کتاب "جہنم کے خطرات" کے نام سے جس میں اُن ستر گناہوں کا بیان ہے جن پر جہنم کا خطرہ ہے۔ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور اپنی کوتاہیوں پر معذرت خواہ ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان دونوں کتابوں کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور میری اس حقیر دینی خدمت کو میرے لیے اور میرے والدین کے لیے نیز میرے اساتذہ و تلامذہ و احباب کے لیے ذخیرۂ آخرت و ذریعہ مغفرت فرمائے۔ آمین۔

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ المکرمین وعلینا معھم اجمعین وھو ارحم الراحمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

عبد المصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ
دار العلوم فیض الرسول۔ براؤں شریف
۴/ ذو الحجہ ۱۴۰۰ھ

فہرست مضامین

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جہنم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے کافروں، مشرکوں، منافقوں اور دوسرے مجرموں اور گناہ گاروں کو عذاب اور سزا دینے کے لیے آخرت میں جو ایک نہایت ہی خوفناک اور بھیانک مقام تیار کر رکھا ہے اس کا نام "جہنم" ہے اور اسی کو اُردو میں "دوزخ" بھی کہتے ہیں۔

جہنم کہاں ہے؟ ایک قول یہ ہے کہ "دوزخ" ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ (حاشیہ شرح عقائد ص۸۰ بحوالہ شرح مقاصد)

جہنم کے طبقات قرآن مجید کی آیت۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ۔ (الحجر ع ۴) یعنی جہنم کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کے لیے مجرموں کا ایک گروہ بانٹا ہوا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا قول ہے کہ جہنم کے سات طبقات ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) جہنم (۲) لظیٰ (۳) حطمہ (۴) سعیر (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ہاویہ۔ پوری آیت کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصّوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لیے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے۔ (تفسیر صاوی جلد دوم ص۲۵۰)

جہنم کی خوفناک شکل حدیث شریف میں ہے کہ جہنم جب قیامت کے دن اپنی جگہ سے لائی جائے گی تو اس کو ستر ہزار لگامیں لگائی جائیں

گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔ مشکواۃ ج ۲ ص ۵۰۲)

جہنم کا داروغہ

جہنم کے داروغہ کا نام "مالک" ہے۔ یہ ایک فرشتہ ہے اسی کے زیر اہتمام دوزخیوں کو ہر قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

عذاب جہنم کی چند صورتیں

جہنم میں دوزخیوں کو طرح طرح کے خوفناک اور بھیانک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ ان عذابوں کی قسموں اور ان کی کیفیتوں کو خداوند علام الغیوب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جہنم میں دی جانیوالی سزاؤں کو دنیا میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ عذاب کی چند صورتیں ہیں جن کا حدیثوں میں تذکرہ آیا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

آگ کا عذاب

دوزخیوں کو جہنم کی آگ میں بار بار جلایا جائے گا۔ جب وہ جل بھن کر کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ ان کو نئے گوشت اور نئے چمڑے کے ساتھ زندہ کیا جائے گا اور پھر ان کو آگ میں جلایا جائے گا یہ عذاب بار بار ہوتا رہے گا۔

جہنم کی آگ کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے ایک ہزار برس تک جہنم کی آگ کو بھڑکایا تو وہ سرخ ہو گئی۔ پھر دوبارہ ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ سفید ہو گئی۔ پھر تیسری بار جب ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ کالے رنگ کی ہو گئی تو وہ نہایت ہی خوفناک سیاہ رنگ کی ہے۔

(مشکواۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم کی آگ کی گرمی دنیا کی آگ کی گرمی سے انہتر درجے زیادہ گرم ہے۔ (مشکواۃ ج ۲ ص ۵۰۲ بحوالہ ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم کی آگ کا ایک پہاڑ ہے جس کی بلندی ستر برس کا راستہ ہے، اس پہاڑ کا نام صعود ہے، دوزخیوں کو اس کے اوپر چڑھایا

جائے گا۔ تو ستّر برس میں وہ اس کی بلندی پر پہنچیں گے پھر اوپر سے انہیں گرایا جائے گا تو ستّر برس میں وہ نیچے پہنچیں گے۔ اسی طرح ہمیشہ ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ دوزخی جہنم کی آگ میں جھلس کر ایسے مسخ ہو جائیں گے کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

یہ بھی روایت ہے کہ جہنم میں ایک تنور ہے جو اندر سے بہت چوڑا اور اوپر سے بہت کم چوڑا ہے۔ اس میں زناکار عورتوں اور مردوں کو ڈال دیا جائے گا۔ تو آگ کے شعلوں میں وہ سب جلتے ہوئے تنور کے منہ تک اوپر آ جائیں گے۔ پھر ایک دم وہ شعلے بجھ جائیں گے تو وہ سب اوپر سے نیچے تنور کی گہرائی میں گر پڑیں گے۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۵۸)

خونی دریا کا عذاب

کچھ دوزخیوں کے خون کو دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ تو وہ تیرتے ہوئے کنارہ کی طرف آئیں گے تو ایک فرشتہ ان کو ایک پتھر کی چٹان سے اُن کے منہ پر اس زور سے مارے گا کہ وہ پھر بیچ دریا میں پلٹ کر چلے جائیں گے۔ بار بار یہی عذاب ان کو دیا جاتا رہے گا۔ یہ سود خواروں کا گروہ ہو گا۔ (بخاری جلد اوّل ص ۱۸۵)

گلپھڑے چیرنے کا عذاب

کچھ لوگوں کو جہنم میں اس طرح عذاب دیا جائے گا۔ کہ ایک فرشتہ اُن کو لٹا لٹا کر ایک سنسی اُن کے منہ میں ڈالے گا اور ایک گلپھڑے کو اس قدر پھاڑ دے گا کہ اس کا شگاف اس کے سر کے پچھلے حصّہ تک پہنچ جائے گا۔ پھر اسی طرح دوسرے گلپھڑے کو پھاڑ دے گا۔ جب تک پہلا گلپھڑا درست ہو جائے گا پھر اس کو پھاڑ دے گا

اسی طرح گلپھڑے درست ہوتے رہیں گے اور وہ فرشتے ان کو سنسی کی پکڑ سے چیرتا اور پھاڑتا رہے گا۔ یہ جھوٹ بولنے والوں کا گروہ ہوگا۔[1]

پتھراؤ کا عذاب کچھ جہنمیوں کو اس طرح کا عذاب دیا جائے گا کہ ایک فرشتہ ان کو لٹا کر اُن کے سروں پر ایک پتھر اس زور سے مارے گا کہ ان کا سر کچل جائے گا اور وہ پتھر لڑھک کر کچھ دور چلا جائے گا پھر وہ فرشتہ جب تک اس پتھر کو اٹھا کر لائے گا اس کے سر کا زخم اچھا ہو چکا ہوگا پھر وہ پتھر مارے گا تو سر کچل جائے گا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جائے گا۔ پھر فرشتہ پتھر کو اٹھا کر لائے گا اور پھر پتھر مار کر سر کچل دے گا۔ اسی طرح لگاتار یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۸۵)

مُنہ نوچنے کا عذاب یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو (جہنم میں) تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ تو آپ نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور لوگوں کی آبروریزی کرتے تھے۔[2]

سانپ بچھو کا عذاب حدیث میں ہے کہ بختی اونٹوں کے مثل بڑے بڑے سانپ ہوں گے جو جہنمیوں کو ڈستے ہوں گے وہ ایسے زہریلے ہوں گے کہ اگر وہ ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس برس تک ان کے زہر کا درد نہیں جائے گا۔ اور لگام لگائے ہوئے خچروں کے برابر بڑے بڑے

---

[1] (بخاری ج ۱ ص ۱۸۵) [2] (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۹ بحوالہ ابو داؤد)

بچھو دوزخیوں کو ڈنگ مارتے رہیں گے کہ ایک مرتبہ ان کے ڈنگ مارنے کی تکلیف چالیس برس تک باقی رہے گی (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۴ بحوالہ احمد)

بعض دوزخیوں کے گلے میں سانپوں کا طوق پہنا دیا جائے گا جو نہایت ہی زہریلے ہوں گے اور وہ لگاتار کاٹتے رہیں گے (قرآن مجید)

حلق میں پھنسنے والے کھانوں کا عذاب

دوزخیوں کو حلق میں پھنسنے والا کھانا کھلایا جائے گا۔ جو ان کے حلق میں پھنس جائے گا اور ان کا دم گھٹنے لگے گا تو وہ پانی مانگیں گے اس وقت ان کے سامنے اتنا گرم پانی پیش کیا جائے گا جس کی گرمی کا یہ عالم ہو گا کہ برتن منہ کے سامنے لاتے ہی چہرہ کی پوری کھال جل بھن کر اور پگھل کر برتن میں گر پڑے گی اور جب یہ پانی پیٹ میں جائے گا تو پیٹ کے اندر کے تمام اعضاء آنتوں وغیرہ کو جلا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے پیروں پر گرا دے گا۔[۱]

قرآن مجید میں ہے کہ زقوم (تھوہڑ) کا درخت جہنمیوں کو کھلایا جائے گا۔ اور حدیث میں ہے کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو تلخ اور بدبودار بنا کر خراب کر دے گا۔[۲]

گرم پانی اور پیپ کا عذاب

دوزخیوں کو گرم پانی جو روغن زیتون کے تلچھٹ کی طرح گندہ ہو گا پینا پڑے گا۔ جو منہ کے قریب لاتے ہی چہرے کی پوری کھال کو پگھلا کر گرا دے گا اور یہی گرم پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا تو یہ پانی پیٹ میں داخل ہو کر پیٹ کے اندر کے تمام اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُن کے قدموں پر گرا دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

---

[۱] (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۴ بحوالہ ترمذی) [۲] (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

اس طرح دوزخیوں کو جہنمیوں کے بدن کا پیپ اور پونچھا بھی پلایا جائے گا جس کو "غساق" کہتے ہیں۔ اس کی بدبو کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈول "غساق" دنیا میں گرا دیا جائے تو تمام دُنیا بدبو سے بھر جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳ بحوالہ ترمذی)

الحاصل جہنم میں طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ دوزخیوں کو عذاب دیا جائے گا اور جس طرح جنت کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سُنا ہے، نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اسی طرح جہنم کے عذابوں کو بھی نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے۔ نہ کسی کان نے سُنا ہے، نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ غرض جہنم میں قسم قسم کے ایسے ایسے بے مثل و بے مثال عذابوں کی بھرمار ہوگی کہ دنیا میں اس کی مثال تو کہاں! کوئی ان کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ اوپر جو کچھ ہم نے تحریر کیا ہے وہ صرف سمجھانے کے لیے چند مثالیں لکھ دی ہیں۔ ورنہ جو کچھ لکھا گیا وہ جہنم کے عذابوں کا ہزارہواں حصہ بھی نہیں۔ بس اس کی مقدار اور کیفیتوں اور قسموں کو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو جہنم کے عذابوں سے بچائے اور ایسے اعمال سے محفوظ رکھے جو جہنم میں لے جانے والے ہیں۔ اب ہم ان چند اعمال کی فہرست تحریر کرتے ہیں جن پر قرآن و حدیث میں جہنم کی وعیدیں آئی ہیں ان اعمال کو غور سے پڑھیے اور ان کاموں سے بچتے رہیے تاکہ جہنم کے عذاب سے نجات مل جائے۔

جہنم میں لے جانے والے اعمال

۱ ـــــــ شرک

اکبر الکبائر یعنی تمام بڑے بڑے گناہوں میں سب سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ اس کے بارے میں خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰىٓ إِثْمًا عَظِيْمًا ۔ (النساء رکوع ۷)

بے شک اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جو گناہ اس سے کم ہیں ان کو جس کے لیے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۔ (النساء رکوع ۱۶)

اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔

شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ وہ اس گناہ کو کبھی بھی نہیں بخشے گا۔ باقی شرک کے سوا دوسرے تمام گناہوں کو جس کے لیے وہ چاہے گا بخش دے گا اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ضرور جہنم میں جائے گا مشرک کی کوئی عبادت مقبول نہیں۔ بلکہ عمر بھر کی عبادت شرک کرنے سے غارت و برباد ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ۔

اگر تو نے شرک کر لیا تو ضرور تیرا عمل برباد ہو جائے گا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے کہ تم اللہ کے لیے کوئی شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے [۱]

---

[۱] (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

ان کے علاوہ دوسری بہت سی آیات اور حدیثیں بھی شرک کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں۔ لہٰذا جہنم کے عذاب سے بچنے کے لیے شرک سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

شرک کیا ہے؟

شرک کسے کہتے ہیں۔ اور شرک کی حقیقت کیا ہے؟ اس کے بارے میں علامہ حضرت سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "شرح عقائد" میں تحریر فرمایا کہ۔

اَلْاِشْرَاكُ هُوَ اِثْبَاتُ الشَّرِيْكِ فِى الْاُلُوْهِيَّةِ بِمَعْنٰى وُجُوْبِ الْوُجُوْدِ كَمَا لِلْمَجُوْسِ اَوْ بِمَعْنٰى اِسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ كَمَا لِعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ۔ (شرح عقائد ص۶۱)	شرک کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک ٹھہرانا یا تو اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مان لینا جیسا کہ مجوسی کہتے ہیں یا اس طرح کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کا حقدار مان لینا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔

حضرت علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ نے اس عبارت میں فیصلہ کر دیا کہ شرک کی دو ہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ خدا کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے۔ دوسری یہ کہ خدا کے سوا کسی کو عبادت کے لائق مان لیا جائے۔

کون کون چیزیں شرک نہیں ہیں

انبیاء و اولیاء کو محبت سے پکارنا یعنی یا رسول اللہ یا غوث کہنا (۲) بزرگوں سے مدد طلب کرنا (۳) بزرگوں کے مزاروں پر چادر پھول ڈالنا۔ (۴) فاتحہ پڑھنا۔ (۵) بزرگوں کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا۔ (۶) بزرگوں کے مزاروں کے سامنے مراقبہ کرنا (۷) بزرگوں کے مزاروں کا ادب کرنا (۸) بزرگوں کے فاتحہ کے کھانوں اور مٹھائیوں کو تبرک سمجھ کر کھانا جو نہ صرف بلکہ ہندوستان

بھر میں سُنی مسلمانوں کا دستور و طریقہ ہے یہ ہرگز ہرگز شرک نہیں کیوں کہ کوئی مسلمان بھی انبیاء اولیاء اور دوسرے بزرگوں یعنی پیروں اور اماموں اور شہیدوں کو واجب الوجود یا لائق عبادت نہیں مانتا ہے۔ بلکہ تمام مسلمان ان بزرگوں کو اللہ کا بندہ مان کر اُن کی تعظیم کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی تعظیم سے خوش ہو جائے لہٰذا سنیوں کے یہ اعمال ہرگز ہرگز شرک نہیں ہو سکتے۔ ہاں البتہ جو جاہل لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اگر وہ لوگ ان بزرگوں کو قابل عبادت سمجھ کر سجدہ کریں تو یہ کھلا ہوا شرک ہوگا۔ اور اگر ان بزرگوں کی تعظیم کے لیے سجدہ کریں تو یہ اگرچہ شرک نہیں ہوگا مگر ناجائز و حرام اور بہت سخت گناہ ہوگا۔ لہٰذا مسلمانوں کو قبروں کے سجدہ سے خود بھی بچنا چاہیئے۔ اور دوسروں کو بھی روکنا چاہیئے۔

خاص کر خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مزاروں کے مجاورین حضرات کا فرض ہے کہ وہ قبروں پر سجدہ کرنے والے جاہل زائرین کو قبروں کا سجدہ کرنے سے روکیں اور خلافِ شرح حرکت کرنے والے زائرین کو خانقاہوں اور مزاروں سے باہر کر دیں۔ ورنہ وہ بھی ان جاہل زائرین کے گناہوں میں شریک ٹھہریں گے۔ اور قہر و قہار و غضبِ جبار میں گرفتار ہو کر عذابِ نار کے حقدار ٹھہریں گے مگر افسوس کہ سجادہ نشین و مجاورین حضرات چند پیسوں اور چند بتاشوں کے لالچ میں گنوار قسم کے زائرین اور اُجڈ عورتوں کو خانقاہوں اور مزاروں میں جانوروں کی طرح گھُس پڑنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور یہ اُجڈ اور گنوار قبروں پر سر ٹیک ٹیک کر علانیہ سجدہ کرتے ہیں۔ اور سجادہ نشین و مجاورین اپنی آنکھوں سے ان حرکتوں کو دیکھتے ہیں مگر دم نہیں مار سکتے۔ اور اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہابی سُنیوں کو طعنہ دیتے ہیں بلکہ بہت سے مسلمان ان قبیح حرکتوں کو دیکھ کر سُنیت سے متنفر ہو کر وہابی ہو جاتے ہیں۔ (نعوذ باللہ منہ)

۲ ـــــ کُفر
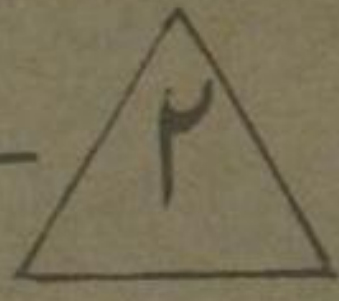
شرک کی طرح کفر بھی وہ بڑا گناہ ہے جو معاف نہیں ہو سکتا اور مشرک کی طرح کافر بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ قرآن مجید کی سینکڑوں آیتوں اور حدیثوں میں کافروں کے لیے جہنم کے عذاب کی وعیدِ شدید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ — اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ۔

وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (البقرہ رکوع ۲۶)

اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو اس کا سارا عمل دنیا و آخرت میں اکارت کر دیا جائے گا اور وہ لوگ دوزخی ہیں۔ ان کو ہمیشہ اُسی دوزخ میں رہنا ہے۔

ایک اور آیت میں یہ فرمایا کہ

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (البقرہ رکوع ۸)

ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کا گناہ اس کو گھیرے (یعنی وہ کافر ہو جائے) تو وہ دوزخ والوں میں سے ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے!

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ضرور جہنم میں جائے گا۔

کُفر کیا ہے؟ دین اسلام کی ضروریات میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا۔ یا اُس سے ناراض ہونا یا اُس کو حقیر سمجھنا یا اُس کی

توہین کرنا یہ سب کُفر ہے ۔ مثلاً خدا کی ذات وصفات اور توحید کا انکار کرنا یا خُدا کے رسولوں اور نبیوں میں سے کسی رسول اور نبی کا انکار کرنا یا خدا کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرنا یا فرشتوں کا انکار کرنا اور قیامت کا انکار کرنا یا کسی نبی و رسول یا فرشتہ یا قرآن یا کعبہ کی توہین کرنا ۔ اسی طرح بعض کام بھی کفر ہیں ۔ جیسے بُت کو سجدہ کرنا یا بُت پرستی کی جگہوں کی تعظیم کرنا ۔ یا شعار کُفر یعنی کُفار کی دینی علامتوں پر عمل کرنا ۔ مثلاً جنیو پہننا ۔ یا سر پر چٹیا رکھنا یا عیسائیوں کی صلیب پہننا یہ سب کُفر کی باتیں ہیں ۔ غرض ہر وہ عقیدہ و عمل کفر ہے جس سے اسلام کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو وہ کُفر ہے ۔

اگر کوئی کفر سرزد ہو جائے ۔ تو فوراً ہی اُس سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا اور بیوی سے دوبارہ نکاح کر لینا ضروری ہے ۔ ورنہ اگر کُفر سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا (نعوذ باللہ منہ)

مسائل و فوائد

جو مسلمان ہو کر کُفر کرے ۔ اس کو شریعت میں "مرتد" کہتے ہیں اور دنیا میں مُرتد کی یہ سزا ہے کہ اُس کو تین دن کی مہلت دی جائے گی اور ان تین دنوں میں علماء کرام اُس کو سمجھائیں گے اور توبہ کا مطالبہ کریں گے اگر وہ توبہ کر کے پھر مسلمان ہو گیا تو خیر ۔ ورنہ تیسرے دن بادشاہ اسلام اُس کو قتل کرا دے گا !

٣ مُسلمان کا قتل
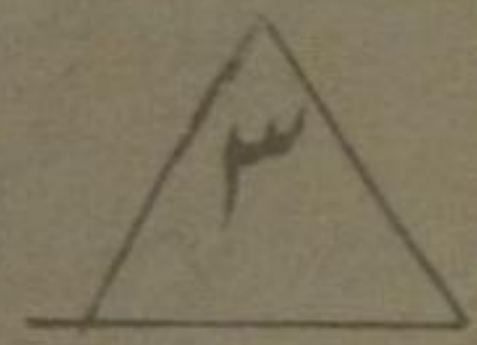
مسلمان کا خون ناحق کرنا یہ بھی جہنم میں لے جانے والا گناہِ کبیرہ ہے ۔ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہو جانا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے ۔ (خزائن العرفان ص ١٣٦)

قرآن مجید میں ہے کہ ۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا۔ (النساء رکوع ۱۳)	اور جو کوئی جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اُس میں ہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا۔ اور اُس پر لعنت کی۔ اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ٥ (الانعام رکوع ۱۸)	اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اُسے ناحق قتل نہ کرو یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا۔ (النساء رکوع ۴)	اور اپنی جانیں قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

ایک دوسری آیت میں ہے کہ

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ	اور اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے۔

اور ایک دوسری آیت میں یہ بھی فرمایا کہ:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ٥ (التکویر)	اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس خطا پر ماری گئی ہے۔

اب اس مضمون کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے جو بہت رقت انگیز

وعبرت خیز ہیں۔

۱۔ حدیث ۱: حضرت ابوسعید وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر تمام آسمان وزمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔[۱]

۲۔ حدیث ۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ اپنے قاتل کے سر کا اگلا حصہ اپنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہو گا کہ اے میرے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ عرش کے قریب پہنچ کر خدا کے دربار میں اپنا مقدمہ پیش کرے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ترمذی)

۳۔ حدیث ۳: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کے بارے میں اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ لیکن جو شرک کی حالت میں مر گیا اور جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ان دونوں کو نہیں بخشے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۱ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۴۔ حدیث ۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مسلمان کے قتل میں مدد کرے اگرچہ ایک لفظ بول کر ہی مدد کرے۔ تو وہ اس حال میں (قیامت کے دن) اللہ کے دربار میں حاضر ہو گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہو گا کہ "یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جانے والا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۲ بحوالہ ابن ماجہ)

---

[۱] (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۰ بحوالہ ترمذی)

مسائل و فوائد خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا بہت ہی سخت گناہِ کبیرہ ہے۔ پھر اگر مسلمان کا قتل اس کے ایمان کی عداوت سے ہو۔

یا قاتل مسلمان کے قتل کو حلال جانتا ہو۔ تو یہ کفر ہوگا اور قاتل کافر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلتا رہے گا۔ اور اگر صرف دُنیاوی عداوت کی بنا پر مسلمان کو قتل کر دے۔ اور اس قتل کو حلال نہ جانے جب بھی آخرت میں اس کی یہ سزا ہے کہ وہ مُدتِ دراز تک جہنم میں رہے گا۔

دنیا میں مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر کے قصاص لے لیں۔ اور اگر چاہیں تو ایک سو اونٹ یا اس کی قیمت قاتل سے بطور خون بہا کے لے لیں۔ اور اگر چاہئیں تو قاتل کو معاف کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴ زناکاری
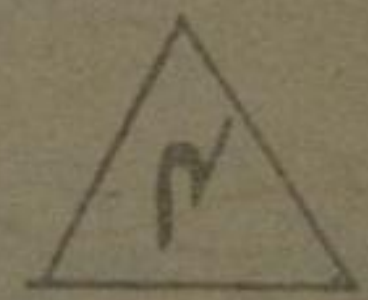
یہ وہ جرم عظیم ہے کہ دنیا کی تمام قوموں کے نزدیک فعل قبیح اور جرم و گناہ ہے اور اسلام میں یہ کبیرہ گناہ، اور دنیا و آخرت میں ہلاکت کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا بدترین فعل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا	اور تم لوگ زنا کے قریب مت جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی اور خدا کی ناراضگی ہے۔ اور یہ بہت ہی بُری راہ ہے۔
(بنی اسرائیل رکوع ۴)	

زنا کرنا تو بہت ہی بری اور بڑی بات ہے۔ ارشادِ ربانی ہے کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ یعنی ان باتوں سے بھی بچتے رہو جو تمہیں زناکاری کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ ایک دوسری آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

(النور رکوع ۳)

(اے رسول) مسلمان مردوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ اُن کے لیے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

زناکاری کی مذمت و ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بھی پڑھ لیجیے۔

۱۔ **حدیث:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جتنی دیر تک زنا کرتا رہتا ہے اس وقت تک وہ مومن نہیں رہتا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم) مطلب یہ ہے کہ زناکاری کرتے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ اس کے بعد توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نورِ ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

۲۔ **حدیث:** حضرت صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیاتِ بیّنات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ (۱) شرک نہ کرو (۲) چوری نہ کرو (۳) زناکاری نہ کرو (۴) اور اس جان کو نہ قتل کرو جس کو اللہ نے حرام فرمایا ہے مگر حق کے ساتھ (۵) کسی بے قصور کو بادشاہ کے سامنے قتل کے لیے پیش نہ کرو۔ (۶) جادو مت کرو۔ (۷) سود مت کھاؤ۔ (۸) کسی پاک دامن عورت کو زنا کی تہمت نہ لگاؤ (۹) جہاد

کفار کے وقت میدانِ جنگ چھوڑ کر نہ بھاگو۔ (۱۰) اور خاص یہودیوں کے بیلے یہ کہ سینچر کے دن کا احترام کریں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ صـــ۱ بحوالہ ترمذی و ابوداؤد وغیرہ)

۳۔ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بڑا ہے۔ ؟ تو آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تم اللہ کے لیے کوئی شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے تو اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے ؟ تو آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا اس پر اس شخص نے کہا کہ پھر اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن شریف میں نازل فرمادی کہ۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ.

یعنی وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ صـــ۱۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد زنا بہت سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور دنیا میں زناکاری کی یہ سزا ہے کہ زناکار مرد و عورت اگر کنوارے ہوں تو بادشاہِ اسلام ان کو مجمع عام میں ایک سو دُرّے لگوائے گا اور اگر وہ شادی شدہ ہوں تو انہیں عام مجمع کے سامنے سنگسار کرادے گا یعنی ان پر پتھر برسا کر اُن کو جان سے مار ڈالے گا۔

اور دنیا میں خداوندی عذاب کے بارے میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ کَثُرَ فِیہِمُ الْمَوْتُ یعنی زناکار قوم میں بکثرت موتیں ہوں گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۴۵۹)

اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اُخِذُوا بِالسَّنَۃِ یعنی زناکار قوم قحط میں مبتلا کردی جائے گی۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۳)

الغرض دنیا و آخرت میں اس فعل بد کا انجام ہلاکت و بربادی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ اپنے معاشرہ کو اس ہلاکت خیز بدکاری کی نحوست سے بچائیں خداوند کریم اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل میں ہر مسلمان مرد و عورت کو اس بلاءِ عظیم سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

۵ لواطت
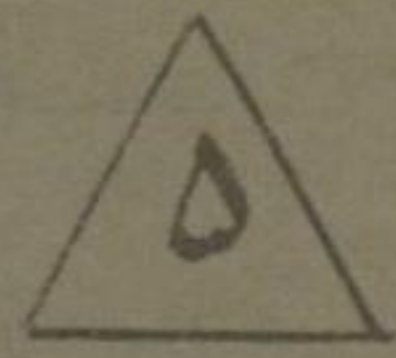
یہ گندہ اور گھنونا کام زناکاری سے بھی بڑھ کر شدید گناہِ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا بدترین کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو جنہوں نے سب سے پہلے یہ فعل بد کیا تھا قرآن مجید میں بار بار ان لوگوں کو بدترین مجرم "ظالمین"، کہیں "فاسقین"، فرما کر ان لوگوں کے جرموں کا اعلان اور اس فعل بد کی مذمت کا بیان فرمایا۔ اور قرآن مجید کی بہت سی سورتوں میں جا بجا اس کا بھی ذکر فرمایا کہ قوم لوط پر ان کی اس بداعمالی کی سزا ایں شدید پتھراؤ اور زلزلہ کا عذاب بھیج کر ان کی بستیوں کو الٹ پلٹ کر دیا۔ اور پوری آبادی کو تہس نہس کر کے اس قوم کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا۔ چنانچہ سورۂ اعراف میں فرمایا۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ مَا سَبَقَکُمْ بِہَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ○ اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ	اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہ

الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ٥ (الاعراف رکوع ۹)

کہ تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر۔ بلکہ تم حد سے گزر گئے ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی ہلاکت کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۔ (الاعراف رکوع ۹)

اور ہم نے اُن پر (پتھروں کا) ایک مینھ برسا دیا تو دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ :۔

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۔ (الانبیاء ع ۴)

اور حضرت لوط علیہ السلام) کو ہم نے حکومت اور علم دیا۔ اور انہیں اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بے شک وہ لوگ بُری قوم اور فاسق لوگ تھے۔

۱۔ **حدیث** :۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے اپنی اُمت پر خوف ہے ۔ وہ قوم لوط کا عمل ہے ۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صـ۳۱۲)

۲۔ **حدیث** :۔ حضرت خُزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا ہے ۔ تم لوگ عورتوں سے اُن کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔
(مشکوٰۃ ج ۲ صـ۲۷۶ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳۔ **حدیث** :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مرد یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے ، اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ صـ۲۷۶ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث ۴:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ (ترمذی جلد ۱ ص ۱۷۶)

۵۔ حدیث ۵:۔ حضرت عمرو بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو قوم لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی جلد ۱ ص ۱۷۶)

۶۔ حدیث ۶:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو "لوطیہ" کہلائیں گے اور یہ تین قسم کے لوگ ہوں گے۔ ایک تو وہ جو صرف لڑکوں کی صورتیں دیکھیں گے اور اُن سے بات چیت کریں گے۔ دوسرے وہ ہوں گے جو لڑکوں سے مصافحہ اور معانقہ بھی کریں گے تیسرے وہ لوگ ہوں گے جو ان لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کریں گے۔ تو ان سبھوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ مگر جو لوگ توبہ کر لیں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کو قبول فرمالے گا اور وہ لعنت سے بچے رہیں گے۔ (کنز العمال جلد ۵ ص ۱۸۸ بحوالہ دیلمی)

۷۔ حدیث ۷:۔ حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے مرے گا اُس کی قبر اُس کو قوم لوط میں پہنچا دے گی اور اس کا حشر قوم لوط کے ساتھ ہوگا۔ (کنز الاعمال جلد ۵ ص ۱۸۸)

مسائل و فوائد دنیا میں بھی لوطی کی سزا بہت سخت ہے۔ چنانچہ حضرت امام شافعی و حضرت امام مالک و حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کا یہ مذہب ہے کہ لوطی خواہ کوارا ہو یا شادی شدہ سنگسار کر کے مار ڈالا جائے گا۔ (ترمذی جلد ۱ ص ۱۷۶)

اور حنفی مذہب یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اُسے اوندھا کر کے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں۔ یا اُسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے

یا توبہ کرے ۔یا چند بار یہ فعل بد کیا ہو تو بادشاہِ اسلام اُسے قتل کر ڈالے الغرض اغلام بازی یعنی پیچھے کے مقام میں جماع کرنا نہایت ہی خبیث فعل ہے بلکہ یہ زنا سے بھی بدتر ہے ۔اسی لیے اس میں شرعی حد مقرر نہیں کہ بعض اماموں کے نزدیک حد قائم کرنے سے آدمی اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اتنا شدید اور بڑا گناہ ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس گناہ سے پاکی نہ حاصل ہو گی اور اس گناہ کو حلال جاننے والا کافر ہے یہی مذہب جمہور ہے ۔ (در مختار، بحر وغیرہما و بہار شریعت ج ۹ ص ۹۲)

٦ چوری

چوری بھی گناہِ کبیرہ، اور جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے ۔قرآن مجید اور حدیثوں میں اس حرام کام کی بکثرت مذمت و ممانعت آئی ہے اور دنیا و آخرت میں اس کی بڑی سخت سزا ہے ۔دنیا میں خداوند قدوس نے چور کی یہ سزا مقرر فرمائی ہے کہ قرآن مجید میں فرمایا۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (المائدہ ع ۵)

اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ۔ان کے کرتوت کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے ۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے "آیات بینات" کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَلَا تَسْرِقُوْا یعنی چوری مت کرو۔

دوسری حدیث میں ہے کہ:۔

لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

یعنی چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں رہتا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ چوری کرتے وقت اس گناہ کی نحوست سے اُس کا نورِ ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا نورِ ایمان پھر اس کو مل جاتا ہے۔!

مسائل و فوائد چور نے اگر دس درہم یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری کی ہے۔ تو اس کا داہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ لیا جائے گا اور اس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا کر شہر میں گشت کرایا جائے گا تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو پھر اگر دوبارہ چوری کی تو اس کا بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹا جائے گا۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر چوری کا مال چور کے پاس موجود ہو تو مالک کو وہ مال دلا دیا جائے گا۔ اور اگر چوری کے پاس سے وہ مال ضائع ہو گیا ہو تو چور سے اس کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ (تفسیر خزائن العرفان ص ۱۶۵ بحوالہ تفسیر احمدی)

واضح رہے کہ ڈاکہ ڈالنا۔ لوٹ مار کرنا کسی کی زمین یا مال و جائداد کو غصب کر لینا کسی سے عاریت کے طور پر کوئی سامان لے کر واپس نہ کرنا۔ کسی سے قرض لے کر اس کو ادا نہ کرنا۔ کسی کی امانت میں خیانت کرنا۔ کسی سے قرض لے کر اس کو ادا نہ کرنا کسی کی امانت میں خیانت کرنا وغیرہ یہ سب چوری کی طرح گناہ کبیرہ ہیں۔ اور یہ سب قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہونے کا سبب اور عذاب نار کا باعث ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷ شراب
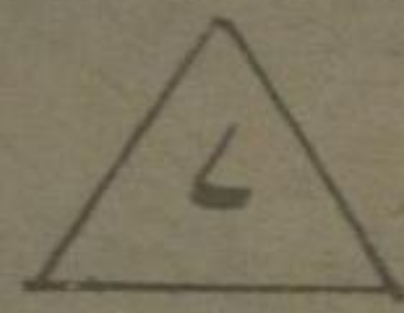
شراب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اُمُّ الخبائث" یعنی تمام گناہوں کی جڑ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو حرام فرمایا اور حدیثوں میں بھی کثرت سے اس کی حرمت و مخالفت کا ذکر آیا ہے قرآن مجید میں ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔	اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں۔ شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم اس سے باز آئے۔ (المائدہ ع ۱۱)

شراب کی برائی کے بارے میں چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سُوید رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو منع فرمادیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں تو صرف دوا ہی کے لیے شراب بناتا ہوں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۷ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پی لے گا چالیس دن تک اس کی نماز مقبول نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ پھر اگر دوبارہ اس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز مقبول نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز مقبول نہیں ہوگی لیکن اس کے بعد اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور قیامت

کے دن اس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نہر میں سے پلایا جائے گا۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۷ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳۔ **حدیث**:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۷ بحوالہ ترمذی وابوداؤد وغیرہ)

۴۔ **حدیث**:- حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک یتیم لڑکے کی شراب رکھی ہوئی تھی۔ تو جب سورہ مائدہ نازل ہوئی (اور شراب حرام ہوگئی)، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا اور یہ بھی کہا کہ وہ شراب ایک یتیم کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کو بہا دو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۵۔ **حدیث**:- حضرت ویلم حمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم ایک ٹھنڈی زمین میں رہتے ہیں۔ اور ہم بہت سخت محنت کے کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں تاکہ ہم اس کو پی کر اپنے کاموں کی طاقت، اور اپنے شہروں کی سردی پر قابو حاصل کریں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نشہ لاتی ہے؟ تو میں نے کہا کہ جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس سے بچو۔ تو میں نے کہا کہ ہمارے یہاں کے لوگ اس کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ اس کو نہ چھوڑیں تو تم ان لوگوں سے جہاد کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ابوداؤد)

۶۔ حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جُوا اور شطرنج اور باجرہ کی شراب سے منع فرمایا۔ اور یہ فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ ابوداؤد)

۷۔ حدیث ۷: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی جنت میں نہیں داخل ہوں گے (۱) دائمی طور پر شراب پینے والا (۲) رشتہ داریوں کو کاٹنے والا (۳) جادو کی تصدیق کرنے والا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ احمد)

۸۔ حدیث ۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دائمی طور پر شراب پینے والا اگر اسی حالت میں مر گیا تو وہ دربارِ خداوندی میں (قیامت کے دن) اس طرح آئے گا جیسے کہ ایک بُت پرست۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ احمد و ابن ماجہ)

۹۔ حدیث ۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پی لوں یا اس ستون کی عبادت کر لوں (یعنی یہ دونوں حرام اور گناہ کے کام ہیں۔ ان دونوں سے یکساں طور پر بچنا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۸ بحوالہ نسائی)

۱۰۔ حدیث ۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے (۱) شراب نچوڑنے والے پر،
(۲) شراب پینے والے پر۔ (۳) شراب اٹھانے والے پر۔ (۴) اس پر جس کی طرف شراب اٹھا کر لے جائی گئی (۵) شراب پلانے والے پر (۶) شراب بیچنے والے پر (۷) شراب کی قیمت کھانے والے پر (۸) شراب خریدنے والے پر (۹) اُس پر جس کے لیے شراب خریدی گئی ہو۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ ترمذی و ابن ماجہ)

مسائل و فوائد شراب اور تاڑی کا پینا اور اس کی تجارت اور اس کو کھانے یا لگانے کی دواؤں میں ملانا سب حرام ہے اور شراب و تاڑی ناپاک ہیں اگر یہ بدن اور کپڑوں پر لگ جائیں تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا اور اگر ایک قطرہ شراب یا تاڑی کا کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کنویں کو

کل پانی نکال کر کنویں کو پاک کرنا ضروری ہے۔ دنیا میں تاڑی شراب پینے والے کی سزا یہ ہے کہ اسی کو انٹی کوڑے مارے جائیں گے اور آخرت میں ان لوگوں کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔

۸ جُوّا

جُوا کھیلنا اور جُوئے کے ذریعے حاصل ہونے والی آمدنی حرام، اور اس کا استعمال گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ مائدہ میں اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ فرما کر اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کو حرام فرما دیا ہے اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جُوّا کھیلنے کی حرمت اور ممانعت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

۱۔ حدیث :۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نبرد (جوّا کھیلنے کا آلہ) سے کھیلے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ ص ۲۷۵)

۲۔ حدیث :۔ حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نَردشیر (جوّا کھیلنے کا سامان) سے جوا کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

(ابن ماجہ ص ۲۷۵)

مسائل و فوائد جوا کھیلنا حرام و گناہ ہے اور اس سے حاصل کی ہوئی کمائی بھی حرام و ناجائز ہے اور جوا کھیلنے کے تمام سامان و آلات کو خریدنا بیچنا اور استعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ جُوا کھیلنے کے آلات

کو اگر کوئی توڑ پھوڑ ڈالے تو اس سے کوئی تاوان نہیں لیا جائے گا اس زمانہ میں لاٹری کا بہت رواج ہے مگر خوب سمجھ لو کہ یہ بھی ایک قسم کا جُوا ہی ہے اور اس کے ذریعہ انعام کے نام سے جو رقم ملتی ہے وہ جُوئے کے ذریعہ کمائی ہے لہٰذا یہ بھی ناجائز ہی ہے۔ ہر مسلمان کو اس سے بچنا شرعاً لازم و ضروری ہے۔

۹ سود (بیاج)

اللہ تعالیٰ نے سود (بیاج) کو حرام فرمایا ہے۔ اور یہ بہت ہی سخت گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل بد ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ	اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا معاملہ خُدا کے سپرد ہے اور جواب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے۔ وہ اس میں مدتوں رہیں گے اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔

اسی طرح دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر تم مسلمان ہو پھر اگر تم ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ج
اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔
(البقرہ ع ۳۷)

اسی طرح ایک دوسری آیت میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ :-

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط
(البقرہ ع ۳۷)

وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن ایسے ہی کھڑے ہوں گے جیسے وہ کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر بدحواس بنا دیا ہو۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی سود کی حرمت اور ممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلک کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "وَاَکْلُ الرِّبٰوا" یعنی سود کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔
(مشکوٰۃ ج۱ ص۱۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

۲۔ حدیث :- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور سود کھلانے والے اور سود لکھنے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ص ۲۴۴ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث :- حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا یہ چھتیس ۳۶ مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۶ بحوالہ دار قطنی وغیرہ

۴۔ حدیث : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں مجھے ایک

ایسی قوم کے پاس سے گزرایا گیا کہ ان کے پیٹ کوٹھریوں کے مثل تھے جن میں سانپ بھرے تھے۔ جو پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے تو میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں! تو انہوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

۵۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور ضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جو سود خوار نہ ہو۔ اور اگر سود نہ کھائے گا تو سود کا دھواں ہی اسے پہنچے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

۶۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بے شک سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو مگر اس کا انجام مال کی کمی ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۶ بحوالہ ابن ماجہ وغیرہ)

مسائل وفوائد سود کی حرمت قطعی ویقینی ہے جو سود کو حلال بتائے یا حلال جانے وہ کافر ہے۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ (خزائن العرفان ص ۶۹)

۱۰ جادو

جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اگر جادو کے منتروں سے شریعت کی تکذیب یا توہین ہوتی ہو تو ایسا جادو کفر ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ۔ (البقرہ ع ۱۱)	اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیات بینات

اور کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ”وَلَا تَسْحَرُوا“ یعنی جادو نہ کرو۔
(مشکوٰۃ ج۱ ص۱۷ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲۔ حدیث: حضرت ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کے سینہ کو کچل کر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ (کنز العمال ج۲ ص۴۲۶)

مسائل و فوائد اگر جادو کفر کی حد کو پہنچا ہو تو دنیا میں اس کی یہ سزا ہے کہ بادشاہ اسلام اس کو قتل کرا دے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ”حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ“ یعنی جادوگر کی سزا اس کو تلوار سے قتل کر دینا ہے۔ (ترمذی ج۱ ص۱۷۷)

اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے جس کی ہولناکیوں اور خوفناکیوں کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے حفظ و اماں میں جہنم کے دردناک عذاب سے محفوظ رکھے (آمین)
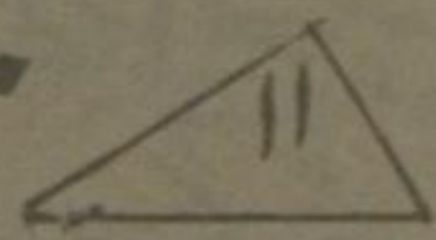
۱۱ یتیم کا مال کھانا

یتیم کا مال کھانا بہت سخت حرام، گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی قباحت کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝	وہ لوگ جو یتیم کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور وہ عنقریب دوزخ کی بھڑکتی آگ میں ڈالے جائیں گے (النساء ۱)

اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ:۔

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا۔	اور یتیموں کو اُن کے مال دے دو، اور ستھرے کے بدلے گندہ نہ لو اور اُن کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھاؤ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بڑے بڑے گناہوں کو جو مسلمان کو ہلاک کر ڈالنے والے بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ واکل مال الیتیم یعنی یتیم کا مال کھا ڈالنا وہ گناہ کبیرہ ہے جو مومن کو ہلاکت میں ڈال دینے والا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اُس کے ساتھ بہترین سلوک کیا جاتا ہو، اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بدترین گھر وہ ہے کہ جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۳ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد یتیم کے مال کو ناحق کھانا، یا اس کے کسی مال یا سامان یا اس کی زمین و مکان کو ناحق طریقے سے لے لینا، یا اس کو جھڑکنا یا کسی قسم کی ایذاء اور تکلیف دینا یا برا سلوک کرنا یہ سب حرام اور گناہ کی باتیں ہیں جن کی سزا آخرت میں جہنم کا عذابِ عظیم ہے۔

⚠۱۲ جہاد سے بھاگ جانا

کفار سے جہاد کے وقت میدان جنگ سے بھاگ جانا بڑا ہی شدید حرام اور گناہِ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔

اے ایمان والو! جب کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو اور جہاد کے دن جو پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا۔ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ (الانفال رکوع ۱)

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کی فہرست سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ" یعنی جہاد کے دن پیٹھ پھیر دینا یہ بھی گناہ کبیرہ ہے اور دوسری جگہ یوں فرمایا کہ: تولوا للفرار يوم الزحف یعنی کفار سے جہاد کے دن بھاگنے کے لیے پیٹھ نہ پھیرو۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد
اگر کفار تعداد میں مسلمانوں کے دوگنا ہوں جب بھی مسلمانوں کو بھاگنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کفار کی تعداد مسلمانوں کے دوگنا سے بھی زائد ہو تو اس وقت اگر مسلمان بھاگیں گے تو گنہگار نہ ہوں گے۔

۱۴ زنا کی تہمت لگانا

کسی پاکدامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانا بہت ہی سخت حرام اور شدید گناہ کبیرہ ہے۔ جس پر عذاب جہنم کی وعید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ (النور ع ۲)	بے شک وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پارسا انجان ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے۔ دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے بہت ہی بڑا عذاب ہے۔

اور حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ یعنی پاک دامن انجان مسلمان عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا گناہِ کبیرہ یعنی بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری حدیث میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ۔ وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً۔ یعنی کسی پاک دامن مسلمان عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد اگر کسی نے کسی مسلمان مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائی اور وہ اس پر چار گواہ نہیں پیش کر سکا تو اس کو اس تہمت لگانے کی سزا میں قاضیِ اسلام اسّی دُرّے لگوائے گا۔ اور اس کو مردود الشہادہ قرار دے رہے گا۔ یہ دنیاوی سزا ہے اور آخرت میں اس کو جہنم کے عذاب عظیم کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم

۱۴ ماں باپ کی ایذا رسانی

ماں باپ کی نافرمانی حرام، سخت حرام، اور گناہ کبیرہ ہے۔ بلکہ ہر ایک پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہو کر ان کے ساتھ بہترین سلوک کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ؕ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۝

(بنی اسرائیل ع ۲)

اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے "ہوں" نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لیے عاجزی کا بازو نرم دلی کے ساتھ بچھانا اور یہ دعا کرنا کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

۱۔ حدیث ۱:۔ اور حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کبیرہ کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ یعنی ماں باپ کی نافرمانی و ایذا رسانی بھی گناہ کبیرہ ہے۔

۲۔ حدیث ۲:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے، اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے اس الفاظ کو سن کر کسی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کس کی ناک مٹی میں مل جائے! تو حضور ؐ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ اس کے پاس اس کے والدین کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے نے پالیا پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں نہیں داخل ہوا تو اس کی ناک مٹی میں مل جائے (یعنی وہ ذلیل و خوار اور نامراد ہو جائے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۸ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور خدا کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۹ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ مگر ماں، باپ کی نافرمانی و ایذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے ہی دنیا کی زندگی ہی میں جلدی سے سزا دے دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۱)

۵۔ حدیث: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرماں بردار ہوتا ہے۔ اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا فرماں بردار ہو تو اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوتا ہے اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا نافرمان ہو تو جہنم کا ایک ہی دروازہ اس کے لیے کھلتا ہے۔ یہ سن کر ایک صحابی نے عرض کیا کہ اگرچہ اس کے ماں باپ اس پر ظلم کرتے ہوں! تو حضور نے ارشاد فرمایا

کہ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ (اس جملہ کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا) (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۱)

مسائل و فوائد والدین کی نافرمانی و ایذارسانی کی سزا دنیا و آخرت دونوں جگہ ملتی ہے بارہا کا تجربہ ہے کہ والدین کو ستانے والے خود اپنے ہی بیٹوں سے بڑی بڑی ایذائیں پاتے ہیں اور طرح طرح کی بلاؤں میں زندگی بھر گرفتار رہتے ہیں۔ اور آخرت میں تو عذابِ جہنم کی سزا ان بدنصیبوں کے لیے مقرر ہی ہے۔

۱۵ جھوٹی گواہی

جھوٹی گواہی بھی حرام و گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانا والا عملِ بد ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْہَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا (الفرقان رکوع ۵)

اور جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بڑے گناہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ" یعنی جھوٹی گواہی بھی گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا جرم ہے۔

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں گناہ کبیرہ میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں! تو لوگوں نے عرض کیا کہ، کیوں نہیں، ہم لوگوں کو ضرور بتا دیجئے

تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بڑے گناہوں میں سے زیادہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذارسانی کرنا۔ یہ فرماتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسند لگا کر لیٹے ہوئے تھے۔ تو ایک دم بیٹھ گئے اور فرمایا۔ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ، یعنی خبردار۔ اور جھوٹی بات پھر اسی لفظ کو اتنی دیر تک، بار بار دہراتے رہے کہ ہم لوگوں نے اپنے دل میں کہا کہ کاش حضور اس کے فرمانے سے خاموش ہو جاتے اور اس سے آگے کوئی دوسری بات فرماتے۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۶۲)

۳۔ حدیث:۔ حضرت صفوان بن سُلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا کہ کیا مومن بُزدل ہوتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے عرض کیا کہ کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "ہاں" پھر کسی نے کہا کہ کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "نہیں"

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۴ بحوالہ بیہقی)

۴۔ حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سچ بولنے کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ سچ نیکوکاری جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک "صدیق" لکھ دیا جاتا ہے۔ اور تم لوگ جھوٹ بولنے سے بچتے رہو! کیونکہ جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری جہنم کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک "کذاب" لکھ دیا جاتا ہے۔

۵۔ حدیث:۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس شخص کے لیے خرابی ہے جو بات کرتے ہوئے لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لیے خرابی ہے اُس کے لیے خرابی ہے۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۶۔ حدیث ۶:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ اُس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۴۱۳ بحوالہ ترمذی)

۷۔ حدیث ۷:۔ حضرت سُفیان بن اَسَد حَضرمی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور تیرا بھائی تجھ کو سچا سمجھتا رہے حالانکہ تو جھوٹا ہے۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۱۲ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد:۔ یوں تو ہر جھوٹی بات حرام و گناہ ہے۔ مگر جھوٹی گواہی خاص طور سے بہت ہی سخت گناہ کبیرہ، اور جہنم میں گرا دینے والا جرم عظیم ہے۔ کیوں کہ قرآن و حدیث میں خصوصیت کے ساتھ جھوٹی گواہی پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے قسموں کے جھوٹ سے تو صرف جھوٹ بولنے والے ہی کی دنیا و آخرت خراب ہوتی ہے۔ مگر جھوٹی گواہی سے تو گواہی دینے والے کی دنیا و آخرت خراب ہونے کے علاوہ کسی دوسرے مسلمان کا حق مارا جاتا ہے یا بلا قصور کوئی مسلمان سزا پا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں شرعاً کتنے بڑے بڑے گناہ کے کام ہیں، لہٰذا بہت ہی ضروری ہے کہ مسلمان جھوٹی گواہی کو جہنم کی آگ سمجھ کر ہمیشہ اس سے دور بھاگیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴ ۞ ۴

۱۶ غیبت

غیبت بھی گناہ کبیرہ اور سخت حرام ہے اور یہ دوزخ میں لے جانے والی بدترین خصلت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بُری عادت کی ممانعت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ۔

(الحجرات رکوع ۱)

اور ایک دوسرے کی غیبت مت کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے! تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی مذمت اور ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔

۱۔ حدیث: حضرت ابو سعید و جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے۔ تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ سخت گناہ کیونکر اور کیسے ہے۔ تو حضور نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے، پھر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے، اور غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں بخشے گا جب تک کہ وہ نہ معاف کر دے جس کی غیبت کی ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۵ بحوالہ بیہقی)

۲۔ حدیث ۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر و عصر کی نماز پڑھی۔ اور یہ دونوں روزہ دار تھے۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز پوری فرما چکے تو ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں پھر سے وضو کر کے اپنی نمازوں کو لوٹاؤ۔ اور روزہ پورا کرو۔ لیکن کسی دوسرے دن اس کی قضا کر لو۔ تو ان دونوں آدمیوں نے پوچھا کہ کیوں ہم نمازوں کو لوٹائیں! اور روزہ کی قضا کریں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لیے کہ تم دونوں نے فلاں آدمی کی غیبت کی ہے۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص ۴۱۵)

مطلب یہ ہے کہ غیبت کرنے سے تمہاری نمازوں اور روزے کا ثواب غارت یا کچھ کم ہو گیا ہے اس لیے ان کو دُہرالو تاکہ پورا پورا ثواب مل جائے۔

غیبت کیا ہے کسی کا کوئی غائبانہ عیب بیان کرنا یا پیٹھ پیچھے اُس کو بُرا کہنا یہی غیبت ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ خود حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ:

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اپنے (دینی) بھائی کی اُن باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے (یہی غیبت ہے) صحابہ نے کہا کہ یہ بتائیے اگر میرے (دینی) بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں۔ (تو کیا اُن باتوں کا کہنا بھی غیبت ہو گی) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے اندر وہ باتیں ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے کہلاؤ گے (جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے)

مسائل وفوائد غیبت ان گناہوں میں سے ہے جو سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے اور باوجودیکہ انتہائی سخت گناہ کبیرہ ہے یہاں تک کہ زنا سے بھی بدتر گناہ ہے مگر اس زمانے میں بہت کم لوگ ہیں جو اس گناہ سے محفوظ ہیں۔ عوام تو عوام بڑے بڑے علماء کرام اور مقدس پیروں کا دامن بھی اس گناہ کی نحوست سے آلودہ نظر آتا ہے۔ علماء و مشائخ کی شاید ہی کوئی ایسی مجلس ہو گی جو اس گناہ کی ظلمت سے خالی ہو۔ پھر غضب یہ ہے کہ لوگ اس طرح غیبت کے عادی بن چکے ہیں اور یہ بلا اس قدر عام ہو چکی ہے کہ گویا غیبت لوگوں کے نزدیک کوئی گناہ کی بات ہی نہیں۔ مگر خوب سمجھ لو کہ غیبت خواہ علماء کی مجلس ہو یا عوام کا مجمع ہر جگہ اور ہر حال میں حرام و گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ یعنی بڑا گناہ ہے لہٰذا جب کبھی بھی غفلت میں کوئی غیبت زبان سے نکل جائے تو فوراً توبہ کر لینا چاہئے اور جس کی غیبت کی ہے جب بھی اس سے ملاقات ہو تو معاف کرا لینا چاہیے اور قرآن و حدیث کی مقدس تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے کہ اسی میں مومن کی دینی و دنیاوی فلاح ہے۔ اور یہی نجات کا راستہ ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

۱۷ چغلی
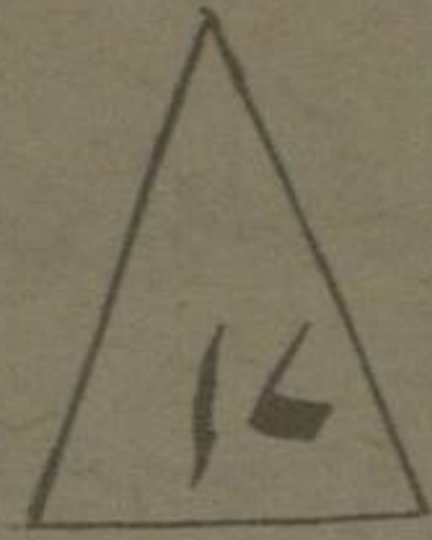
"چغلی" سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا آخرت میں عذاب جہنم ہے کیونکہ یہ مسلمانوں میں خلاف و شقاق اور جنگ و جدال کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ ہے۔ چغلخور کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

ا۔ حدیث:۔ حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ

یعنی چغلخور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۱۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث ۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، تو فرمایا کہ یہ دونوں قبر والے یقیناً عذاب میں مبتلا ہیں اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔ جس سے بچنا بہت زیادہ دشوار رہا ہوں۔ ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب دیا جا رہا ہے کہ وہ چھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کئے۔ پھر دونوں قبروں میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا! تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس لیے کہ جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی اور ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔ (بخاری ج۱ ص۳۴)

چغلی کسے کہتے ہیں

حدیث میں لفظ "نمیمہ" آیا ہے۔ جس کا ترجمہ اردو میں "چغلی" ہے، حضرت علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ نے بخاری شریف کی شرح میں فرمایا کہ "کسی کی بات کو دوسرے آدمی تک پہنچانے اور فساد پھیلانے کے لیے لے جانا، یہی "چغلی" ہے۔

مسائل و فوائد

چغلی کھانا بدترین اور بہت ذلیل عادت ہے۔ اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔ چغلی کھانے والے کو اس کی قبر میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں اس کو جہنم کا عذاب بھی بھگتنا پڑے گا اس بُری اور گناہ کی عادت سے مسلمانوں میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ قتل و خون ریزی کی نوبت آجاتی ہے اس لیے اس گناہ سے بچتے رہنا لازم اور بہت ضروری ہے، خداوند کریم ہر مسلمان کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

۱۸ امانت میں خیانت

امانت میں خیانت یہ بہت بڑا گناہ اور حرام کام ہے اور چوری کی طرح یہ بھی جہنم میں لے جانے والا حرام کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (انفال رکوع ۲)	اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت مت کرو۔ اور اپنی امانتوں میں بھی جان بوجھ کر خیانت مت کرو۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا ۔ (النساء رکوع ۸)	بے شک اللہ تم لوگوں کو حکم فرماتا ہے کہ امانتوں کو اُن کے اہل کی طرف ادا کر دو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ:-

۱۔ حدیث:- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہ خالص منافق ہوگا اور ان میں سے اگر ایک بات پائی گئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک بات پائی گئی یہاں تک کہ اس سے توبہ کرے۔

(۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۲) اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد واضح رہے کہ جس طرح روپیوں، پیسوں اور مال و سامان کی امانتوں میں خیانت حرام ہے۔ اسی طرح باتوں، کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت حرام ہے۔ مثلاً کسی نے اپنے آپ سے اپنے راز کی بات کہدی اور آپ سے یہ کہدیا کہ یہ بات امانت ہے کسی سے مت کہیے گا۔ اور وہ بات آپ نے کسی سے کہہ دی تو یہ امانت میں خیانت ہو گئی۔ اسی طرح کسی نے آپ کو مزدور رکھ کر کوئی کام سپرد کر دیا۔ مگر آپ نے قصداً اس کام کو بگاڑ دیا یا کم کیا تو آپ نے امانت میں خیانت کی۔ اسی طرح ایک حاکم کے عہدہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے رعایا کی نگرانی رکھے اور اُن کی خبر گیری کرتا رہے۔ اور عدل و انصاف قائم رکھے۔ اگر اس نے اپنے عہدہ کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا۔ تو یہ امانت میں خیانت ہو گئی۔ اسی طرح رات میں میاں بیوی جو کچھ کہتے یا کرتے ہیں۔ اس میں میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں۔ اگر ان دونوں میں سے کسی نے ان باتوں کو دوسرے لوگوں سے کہدیا۔ تو یہ بھی امانت میں خیانت ہو گئی، غرض مزدور، کاریگر، ملازم وغیرہ جو کام ان لوگوں کو سونپا گیا ہے وہ ان کاموں کے امین ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے کام اور ڈیوٹی کے پورے کرنے میں کمی یا کوتاہی کریں گے تو وہ امانت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے۔ یاد رکھو کہ ہر قسم کی امانتوں میں خیانت حرام ہے اور ہر خیانت جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہر مسلمان کو ہر قسم کی خیانتوں سے بچنا ایمان کی سلامتی، اور جہنم سے نجات پانے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

(۱۹) کم ناپ تول

سامان اور سودا لیتے دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا ایک قسم کی چوری اور

خیانت ہے جو حرام اور سخت گناہ ہے، جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل رکوع ۳)

اور ناپو تو پورا ناپو۔ اور برابر ترازو سے تولو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰۗىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(المطففین)

کم تولنے والوں کے لیے خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب انہیں ناپ تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا ان لوگوں کو خیال نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے جس دن سب لوگ رب العلمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ:۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ مُفْسِدِيْنَ۔

(الشعراء رکوع ۹)

اور ناپ کو پورا کرو۔ اور گھٹانے والوں میں سے مت ہو جاؤ اور درست ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے ہوئے نہ پھرو۔

اسی طرح حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کم ناپ تول کی ممانعت و مذمت بار بار فرمائی ہے اور ناپ تول پورا پورا دینے کی تاکید فرمائی ہے۔

۱۔ حدیث :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا کہ بے شک کہ تم لوگ ایسے پر لگائے گئے ہو کہ اس کام میں تم سے پہلے کچھ اُمتیں ہلاک ہو گئیں۔ (ترمذی جلد اول ص ۱۴۶)

مطلب یہ ہے کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ کیوں کہ تم سے پہلے کچھ اُمتوں نے ناپ تول میں کمی کی تھی۔ تو ان پر خدا کا عذاب آگیا اور ان کو عذابِ الٰہی نے ہلاک کر ڈالا۔ لہٰذا تم لوگ ناپ تول کرنے میں ہرگز ہرگز کبھی کمی نہ کرنا۔ ورنہ تمہارے لیے بھی عذابِ الٰہی سے ہلاکت کا خطرہ ہے۔

۲۔ حدیث :۔ حضرت سُوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جو مزدوری لے کر تولتا تھا، فرمایا کہ "زِن وَارجِح" یعنی وزن کرو اور کچھ بڑھا کر تولو۔ کم نہ تولو۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۳ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

مسائل و فوائد خلاصہ یہ ہے کہ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کمی نہیں ہونی چاہیے کہ یہ چوری اور بدترین خیانت اور دھوکا بازی ہے جو حرام و گناہ ہے اور تجارت کی برکت کو برباد کرنے والا کام ہے لہٰذا ہر مسلمان کو اس سے بچنا ضروری ہے تاکہ وہ جہنم کے خطرات سے محفوظ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰ رشوت

رشوت لینا دینا۔ اور دونوں کے درمیان دلالی کرنا حرام و گناہ ہے قرآن میں رشوت کو "سُحت" یعنی مالِ حرام کہا گیا ہے اور حدیثوں میں اس کی شدید ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث ۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے، اور رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے پر لعنت فرمائی (کنز العمال ج ۵ ص ۴۹۲)۔

۲۔ حدیث: ۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حرام کے دو دروازے ایسے ہیں کہ لوگ ان دونوں دروازوں سے کھاتے ہیں۔ ایک رشوت ۱۲ دوسرے زانیہ کی کمائی۔ کنز العمال ۔ ج ۵ ص ۴۹۲)

الحاصل ۔ رشوت کا مال حرام ہے اور رشوت لینا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے ہاں البتہ اگر کسی مسلمان کا کوئی حق مارا جاتا ہو اور رشوت دینے سے وہ حق مل جاتا ہو اور رشوت دیتے کے بغیر وہ حق نہ مل سکتا ہو۔ تو ایسی صورت میں رشوت دینا جائز ہے۔ مگر رشوت لینا کسی حالت میں بھی جائز نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲۱) مالِ حرام

حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کے لیے فرائضِ خداوندی یعنی نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کے بعد رزقِ حلال طلب کرنا بھی فرض ہے اور مومن کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ مالِ حلال ہی استعمال کرے۔ اور مال حرام سے بچتا رہے۔ چنانچہ خداوند کریم نے قرآن مجید میں فرمایا کہ:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ۔
(البقرہ رکوع ۲۰)

اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی روزی میں سے حلال کو کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

اس کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثوں بھی پڑھ لیجئے۔ اور اس کی

اہمیت کو سمجھئے۔!

۱۔ حدیث ۱:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی یہ پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حرام ہے یا حلال۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۷۶)

۲۔ حدیث ۱:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جو حرام مال کمائے گا۔ اگر اس کو صدقہ کرے گا تو وہ مقبول نہیں ہوگا اور اگر خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہ ہوگی۔ اور اگر اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مر جائے گا تو اس کے لیے جہنم کا توشہ بنے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ امام احمد)

۳۔ حدیث ۱:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں نہیں داخل ہوگا جو حرام غذا سے بنا ہوگا، اور ہر وہ گوشت جو حرام غذا سے بنا ہو۔ جہنم اس کا زیادہ حق دار ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ احمد وغیرہ)

۴۔ حدیث ۱:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے باپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کا ایک غلام تھا۔ وہ اپنی کمائی لا کر میرے باپ کو دیتا تھا۔ اور آپ اس کی کمائی کھاتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور میرے والد نے اس کو کھا لیا۔ پھر اس غلام نے خود ہی پوچھا کہ آپ جانتے ہیں یہ کیا چیز تھی جو آپ نے کھا لی ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غلام سے دریافت فرمایا کہ تمہیں بتاؤ وہ کیا چیز تھی! تو غلام نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کاہن بن کر ایک شخص کو غیب کی خبر بتائی تھی، حالانکہ میں کہانت کے فن کو نہیں جانتا تھا۔ میں نے اس کو دھوکہ دے دیا تھا اب اس نے مجھ سے ملاقات کی اور اسی کہانت کے معاوضہ میں اس نے مجھے وہ چیز دی تھی۔ جو آپ نے کھا

لیا ہے یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حلق میں انگلی ڈال کر جو کچھ کھایا تھا سب قے کر دیا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ بخاری)

۵۔ حدیث :۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بدن جنت میں نہیں داخل ہوگا جس کو حرام سے غذا دی گئی ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ بیہقی)

۶۔ حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جو کسی کپڑے کو دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی کسی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا یہ کہہ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو تو میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ احمد وغیرہ)

۷۔ حدیث :۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سودا بیچنے میں بکثرت قسم کھانے سے بچتے رہو۔ کیوں کہ قسم کھانے سے سودا تو بک جاتا ہے۔ لیکن اس کی برکت برباد ہو جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ مسلم)

۸۔ حدیث :۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (شدتِ غضب سے) اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو بہت ہی سخت اور دردناک عذاب دے گا۔

(۱) ٹخنوں سے نیچے تہبند یا پاجامہ لٹکانے والا (۲) احسان جتانے والا

(۳) جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۲ بحوالہ مسلم)

مسائل و فوائد حرام ذریعوں سے کمائے ہوئے مالوں کو کھانا، پینا پہننا، یا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گناہ ہے اور اس کی سزا دنیا میں مال کی قلت و ذلت اور بے برکتی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب عظیم ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

۲۲ نماز چھوڑ دینا

نمازوں کو چھوڑ دینا بہت ہی شدید گناہِ کبیرہ، اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے دن جب جہنمیوں سے جنتی لوگ پوچھیں گے کہ تم لوگوں کو کون سا عمل جہنم میں لے گیا! تو جہنمی لوگ نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ یہ جواب دیں گے کہ:۔

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ؕ

(المدثر رکوع ۲)

ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ سوچ اور بکواس کرنے والوں کے ساتھ سوچ اور بکواس کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا گیا۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ

ان نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو اپنی نمازوں کو بھول بیٹھے ہیں۔

ان کے علاوہ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ نماز چھوڑ

دینا شدید معصیت اور گناہِ کبیرہ ہے۔ چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ **حدیث شا**: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عہد جو ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے تو جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے کافر کا کام کیا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲۔ **حدیث شا**: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ایک دن یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا یہ نماز اس کے لیے نور اور برہان اور نجات ہوگی اور جو پابندی کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا نہ اس کے لیے نور ہوگا نہ بُرہان ہوگی۔ نہ نجات ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و اُبَی بن خلف (کافروں) کے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۹ بحوالہ احمد و دارمی وبیہقی)

۳۔ **حدیث شا**: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ سوا نماز کے (کہ صحابہ کرام) نماز چھوڑ دینے کو کفر سمجھتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۹ بحوالہ ترمذی)

۴۔ **حدیث شا**: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو میرے خلیل (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ وصیت کی ہے کہ تم شرک نہ کرنا۔ اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالے جاؤ۔ اگرچہ تم جلا دیئے جاؤ۔ اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑنا کیوں کہ جو نماز کو قصداً چھوڑ دے گا اس کے لیے امان ختم ہو جائے گی۔ اور تم شراب نہ پینا اس لیے کہ وہ ہر بُرائی کی کُنجی ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۹ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد | (۱) مذکورہ بالا حدیثوں میں سے حدیث ۱، ۲ کا مطلب یہ ہے۔ کہ

جس طرح قارون وفرعون وہامان وابی بن خلف وغیرہ کفار جہنم میں جائیں گے۔ اسی طرح نماز چھوڑ دینے والا مسلمان بھی جہنم میں جائے گا یہ اور بات ہے کہ کفار تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان لوگوں کو بہت سخت عذاب دیا جائے گا اور بے نمازی مسلمان ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔ بلکہ اپنے گناہوں کے برابر عذاب پاکر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا اور اور بے نمازی کو بہ نسبت کفار کے کچھ ہلکا عذاب بھی دیا جائے گا۔

(۲) بہت سی ایسی حدیثیں آئی ہیں جن کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ قصداً نماز چھوڑ دینا کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً امیر المومنین حضرت فاروق اعظم وعبد الرحمٰن بن عوف وعبد اللہ بن مسعود، وعبد اللہ بن عباس، وجابر بن عبد اللہ ومعاذ بن جبل، وابو ہریرہ وابو الدرداء رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب تھا۔ اور بعض فقہ کے اماموں مثلاً امام احمد بن حنبل، واسحاق بن راہویہ وعبد اللہ بن مبارک وامام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا۔ اگرچہ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ اور دوسرے ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام نماز ترک کرنے والے کو کافر نہیں کہتے۔ پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک قصداً نماز چھوڑنے والا کافر ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱)

۳۔ نماز فرض عین ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو قصداً نماز چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے۔ اور جو بالکل نماز نہ پڑھتا ہو۔ قاضی اسلام اس کو قید کر دے گا یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ حضرت امام مالک وشافعی واحمد رضی اللہ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو یہ حکم ہے کہ وہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کرا دے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱ بحوالہ درمختار)

۲۳ جمعہ چھوڑنا

یوں تو ہر فرض نماز کو چھوڑنا گناہِ کبیرہ اور جہنم میں جانے کا سبب ہے لیکن جمعہ کے چھوڑ دینے پر خصوصیت کے ساتھ چند خاص وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ	اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان پکار دی جائے۔ تو تم لوگ اللہ کے ذکر (نمازِ جمعہ) کی طرف چل پڑو اور بیوپار کو چھوڑ دو۔

حدیثوں میں بھی اس کی بہت تاکید اور اس کے چھوڑنے پر وعید شدید آئی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں اس پر گواہ ہیں۔

۱۔ **حدیث ۱**:۔ حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم دونوں نے منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ضرور ایسی مہر لگا دے گا کہ وہ یقیناً "غافلین" میں سے ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ مسلم)

۲۔ **حدیث ۲**:۔ حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سستی سے تین جمعوں کو چھوڑ دے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۳۔ **حدیث ۳**:۔ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ چار شخصوں کے سوا کہ ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا ضروری نہیں (۱) غلام (۲) عورت

(۳) بچہ (۴) بیمار۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ ابوداؤد)

۴۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بلا کسی عذر کے جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دے گا جو نہ مٹائی جائے گی نہ بدلی جائے گی۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ امام شافعی)

(۵) حدیث شریف:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ایک آدمی کو جمعہ پڑھانے کا حکم دوں۔ پھر میں ان لوگوں کے اوپر ان کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۱ بحوالہ مسلم

۶۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے چار جمعوں کو بلا کسی عذر کے چھوڑ دیا۔ تو اس نے اسلام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

(کنز العمال ج ۷، ص ۵۱۸)

۲۴ جماعت چھوڑنا

جماعت واجب ہے اور بلا کسی شرعی وجہ کے جماعت چھوڑنے والا گنہگار فاسق اور مردود الشہادۃ ہے۔ جماعت چھوڑنے والوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

۱۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ بے شک میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے

کا حکم دوں۔ پھر میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور نماز کے لیے اذان کہی جائے پھر میں ایک شخص کو امامت کرنے کا حکم دوں اور وہ امامت کرے۔ پھر میں جماعت سے الگ رہنے والوں کے پاس جا کر اُن کے گھروں کو ان کے اوپر جلا دوں۔
(بخاری جلد اوّل ص۸۹)

۲۔ حدیث شا:۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی تو سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ "نہیں"، پھر فرمایا کیا فلاں حاضر ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ یہ دو نمازیں (فجر و عشا) منافقین پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ ان دونوں نمازوں کا کیا اور کتنا ثواب ہے۔ تم لوگ اپنے گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے ان دونوں نمازوں میں آتے۔ پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس کی کیا فضیلت ہے۔ تو تم لوگ جھپٹ کر جلدی سے اس میں آتے اور یقین رکھو کہ ایک آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بہت اچھی ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ ایک آدمی کے ساتھ پڑھنے سے بہت اچھی ہے۔ اور جماعت میں جس قدر زیادہ آدمی ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے (مشکوٰۃ ج۱ ص۹۶ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۳۔ حدیث شا:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے بچھڑنے والا یا تو منافق ہوتا تھا۔ یا مریض۔ اور بے شک مریض کا یہ حال ہوتا تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز میں آتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ہدایت کی سُنتوں کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی سنتوں میں سے

یہ بھی ہے کہ نماز اس مسجد میں پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی ہو اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ کل قیامت کے دن مسلمان ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ نمازوں کو وہاں پڑھے جہاں اذان دی گئی ہو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کی سنتیں شریعت میں رکھی ہیں اور نماز با جماعت ہدایت کی سُنتوں میں سے ہیں۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لوگے جس طرح سے جماعت سے بچھڑنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے۔ تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو چھوڑنے والے ہو جاؤ گے اور اگر تم لوگوں نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا۔ تو یقیناً تم لوگ گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔ جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم پر ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔ اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور تم لوگ یقین مانو کہ ہم نے اپنے کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جماعت سے وہی آدمی بچھڑتا تھا جو ایسا منافق ہوتا تھا کہ اس کا نفاق سب کو معلوم تھا اور بعض لوگ تو آدمیوں کے بیچ میں چلا کر لائے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے (مشکواۃ ج۱ ص۹۶ بحوالہ مسلم)

۴۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا۔ اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جماعت سے بچھڑنے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔

(مشکواۃ ج۱ ص۹۷)

۵۔ حدیث شریف:۔ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو اذان نے مسجد میں پا لیا پھر وہ مسجد سے نکل گیا۔ حالانکہ وہ کسی حاجت سے بھی نہیں نکلا ہے اور پھر مسجد میں لوٹ کر آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا ہے۔ تو وہ شخص منافق ہے

(مشکوٰۃ ج ا ص۹۷ بحوالہ ابن ماجہ)

۲۰ حدیث شریف: حضرت ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں مسجد کے اندر نہیں پایا اور آپ صبح ہی کو بازار گئے اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا، تو امیر المومنین نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی ماں حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا تو انہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتا رہا ہے پھر اس کی آنکھیں اُس پر غالب ہو گئیں اور وہ سو گیا۔ تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں، یہ مجھے ساری رات نماز نفل پڑھتے سے زیادہ محبوب ہے

(مشکوٰۃ ج۱ ص۹۷ بحوالہ مالک)

جماعت چھوڑنے کے اعذار

مندرجہ ذیل عذروں کی وجہ سے اگر کوئی جماعت چھوڑ دے تو گنہگار نہ ہو گا۔ (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) اپاہج (۳) وہ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔ (۴) جس پر فالج گرا ہوا ہو۔ (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو (۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو کہ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۷) سخت بارش (۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سردی (۱۰) سخت تاریکی (۱۱) آندھی (۱۲) مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱۴) ظالم کا خوف (۱۵) پاخانہ (۱۶) پیشاب (۱۷) ریاح کی شدید حاجت ہے۔ (۱۸) کھانا حاضر ہے۔ اور نفس کو اس کی خواہش ہے (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔ (۲۰) مریض کی تیمار داری کہ وہ اکیلا گھبرائے گا۔ یہ سب ترکِ جماعت کے لیے عذر ہیں۔

(بہار شریعت ج۳ صا۱۳ بحوالہ درمختار)

۲۵ نمازی کے آگے سے گذرنا

کسی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔ حدیثوں میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۱۔ **حدیث:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے! تو اس کے لیے چالیس دن تک کھڑا رہنا اس بات سے بہتر ہوتا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ اس حدیث کے راوی ابوالنضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا۔ یا چالیس مہینہ یا چالیس برس فرمایا۔

(مشکواۃ ج ا ص۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ **حدیث:** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سُترہ نہ بنا کر نماز پڑھے اور کوئی اس کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اس کو دفع کرے پھر بھی اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے کیوں کہ وہ شیطان ہے!

(مشکواۃ ج ا ص۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد نمازی کو چاہیئے کہ اگر میدان میں نماز پڑھے تو اپنے آگے کسی چیز کو سُترہ بنا کر نماز پڑھے اور گزرنے والے کو چاہیے کہ سُترہ کے باہر سے گزرے۔ اور اگر میدان یا مسجد میں بلا سترہ کے نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی آگے سے گزرنے لگے تو اشارہ سے اس کو منع کرے۔ اور منع کرنے سے بھی وہ نہ مانے تو سختی کے ساتھ اس کو دھکا دے کر دفع کرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو

شیطان اس لیے فرمایا کہ وہ اگرچہ مسلمان ہے مگر شیطان کا کام کر رہا ہے کہ نماز کے آگے سے گزر کر نمازی کی توجہ میں پراگندگی اور انتشار پیدا کر رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢٦ نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا

نماز میں آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۱۔ **حدیث ۱**:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کچھ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ لوگ اپنی نگاہوں کو اپنی نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اس بارے میں بہت ہی سخت بات فرمائی۔ یہاں تک فرمایا کہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں۔ ورنہ ضرور ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی اور وہ اندھے ہو جائیں گے۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۰۳ باب البصر الی السماء)

مسائل و فوائد نماز میں قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ گاہ پر جمی رہنی چاہیئے اور رکوع میں نظر پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر۔ اور سجدہ میں نظر ناک پر اور بیٹھنے میں نظر سینے پر اور سلام پھیرنے میں دونوں کندھوں پر رہنی چاہیے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

٢٧ امام سے پہلے سر اٹھانا

نماز میں امام سے پہلے سر اٹھانا منع اور گناہ ہے۔ حدیث میں اس پر سخت ممانعت اور وعید شدید آئی ہے۔

ا۔ حدیث شا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص جو امام سے پہلے سر اُٹھا لیتا ہے، کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے۔ (بخاری ج ۱ ص ۹۶ باب اثم من رفع راسہ)

△ زکوٰۃ نہ ادا کرنا
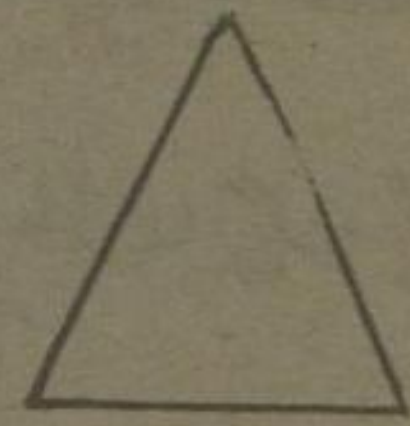
نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور جس طرح نماز چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح زکوٰۃ نہ دینا بھی گناہ کبیرہ، اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں زکوٰۃ چھوڑنے والے کے لیے بکثرت جہنم کی وعیدیں آئی ہیں، چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

(التوبہ ع ۵)

اور وہ لوگ جو سونا، چاندی کو خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لیے خزانہ جمع کیا تھا تو اب مزہ چکھو اس خزانے کا۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

۱۔ حدیث شا:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو خدا نے مال عطا فرمایا اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایک گنجے اژدہے کی صورت میں بنا دیا جائے گا کہ اس اژدہے کی دو چتیاں ہوں گی (جو اس کے بہت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہیں) اور وہ اژدہا اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔ جو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا (میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا خزانہ

(بخاری ج ۱ ص ۱۸۸)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے۔ وہ دنیا میں جتنے بڑے اور فربہ تھے اس سے بڑھ کر بڑے اور فربہ ہو کر قیامت کے دن آئیں گے اور اپنے مالکوں کو اپنے پاؤں سے کچلیں گے اور جن بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے وہ بکریاں دنیا میں جتنی بڑی اور فربہ تھیں ان سے زیادہ بڑی اور فربہ ہو کر آئیں گی اور اپنے مالکوں کو پیروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۸)

۳۔ حدیث:۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو (جو زکوٰۃ نہیں دیتے) خوشخبری سنا دو کہ ان کے خزانہ کو قیامت کے دن پتھر بنا کر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان کو ان کے مالکوں کی چھاتیوں کی گھنڈی پر رکھا جائے گا تو وہ ان کے شانوں کی کرّی سے باہر نکل جائے گا اور پھر ان کے شانوں کی کرّی پر رکھا جائے گا تو وہ ان کی چھاتی کی گھنڈی سے باہر نکل جائے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۹)

مسائل و فوائد:۔ ۱۔ الحاصل ہر وہ مال جس میں زکوٰۃ فرض ہے اگر ان کی زکوٰۃ

نہ دی گئی تو قیامت کے دن وہی مال ان کے مالکوں کے لیے عذاب کا ذریعہ بنے گا اور وہ جہنم میں طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار ہوں گے۔

روزہ چھوڑ دینا
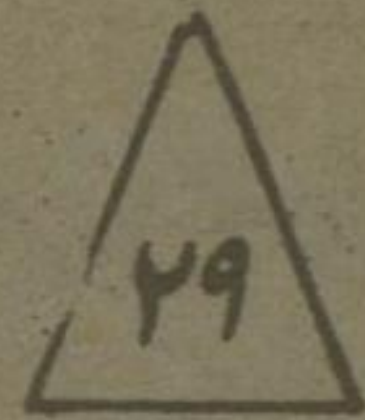
روزہ فرض اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے بلا عذر شرعی اس کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور روزہ رکھ کر اگر بلا عذر شرعی قصداً توڑ دے تو کفارہ لازم ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ دن لگاتار روزہ رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ (البقرہ ع ۲۲)

اے ایمان والو! تم لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم لوگوں سے پہلے والے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ (البقرہ ع ۲۳)

اور تم میں جو کوئی یہ مہینہ (رمضان) پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔

مسائل و فوائد روزہ شریعت کی اصطلاح میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے، جماع سے باز رکھنے کا نام ہے، عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ بلا عذرِ شرعی روزہ چھوڑ دینا گناہِ عظیم اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے

۱۔ **حدیث شاہد** حاکم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں۔ ہم سب حاضر ہوئے
جب حضور پہلے درجہ پر چڑھا کہا "آمین" دوسرے درجہ پر چڑھے کہا "آمین"
تیسرے درجے پر چڑھے کہا آمین جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج
ہم نے حضور سے ایسی بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے تو حضور نے فرمایا جبریل علیہ السلام
نے آکر عرض کی وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی، میں نے
کہا "آمین" جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا۔ تو کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں
باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے۔ اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے
میں نے کہا "آمین" (بہار شریعت ج ۵ ص ۹۶)

۲۔ حدیث شا۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا
تو خواب میں دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر
کے مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ پر چڑھایا تو جب میں بیچ پہاڑ پر پہنچا۔ تو
وہاں بڑی سخت آوازیں آ[illegible]۔ تو میں نے کہا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں؟
تو لوگوں نے بتایا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا
تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ ان کو ان کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ
کر لٹکایا گیا تھا اور ان لوگوں کے گلپھڑے پھاڑ دیئے گئے تھے اور ان کے
گلپھڑوں سے خون بہہ رہا تھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں! تو کسی کہنے
والے نے یہ کہا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے کہ روزہ
افطار کرنا حلال ہو۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۷ بحوالہ ابن خزیمہ وابن حبان)

☆

۳۔ حج چھوڑ دینا

جس شخص پر حج فرض ہے اس کو لازم ہے کہ فوراً ہی حج کو جائے۔ حج پر قادر ہوتے ہوئے حج کو چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ:۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ۔

اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہاں سے بے نیاز ہے۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا۔

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۚ

حج و عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

۱۔ **حدیث شا** :۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص سواری اور اتنے توشہ کا مالک ہو گیا کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا دے پھر اس نے حج نہیں کیا تو کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہوتے ہوئے مرے یا نصرانی ہوتے ہوئے اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ ہی کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے۔ جو بیت اللہ تک راستہ کی طاقت رکھے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۲ بحوالہ ترمذی)

مسائل و فوائد

حج اسلام کا پانچواں رکن اور بہت اہم فریضہ ہے اور جب حج فرض ہو جائے تو فوراً حج کر لینا لازم ہے۔ جس قدر دیر کرے گا ہر لمحہ گنہگار ہوتا رہے گا۔

حقوق العباد نہ ادا کرنا

بندوں کے حقوق کا ادا کرنا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے اور بندوں کے حقوق واجبہ نہ ادا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ یا تو حقوق ادا کر دے یا صاحبانِ حقوق سے حقوق معاف کرالے کیوں کہ جب تک بندے نہ معاف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں فرمائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔ فَاٰتُوْا کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ (بخاری ج ۱ ص ۲۶۴) یعنی ہر حق والے کا ادا کرو! آج کل بہت سے مسلمان دوسروں کے مال و سامان اور زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں اور دوسروں کا حق غصب کر لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ قرض لے کر اس کو ادا نہیں کرتے۔ بعض لوگ مزدوروں کی مزدوری ملازموں کی تنخواہ دبا کر بیٹھ رہتے ہیں۔ یہ سب حقوق العباد ہیں۔ جو ان حقوق کو نہ ادا کرے گا یا نہ معاف کرائے گا۔ آخرت میں اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔

اس طرح مسلمان پر اس کے ماں باپ۔ بھائیوں بہنوں، بیوی بچوں رشتہ داروں پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق ہیں کہ سب کے ساتھ نیک سلوک کرے اگر ان لوگوں کے حقوق کو نہ ادا کرے گا تو قیامت کے دن حقوق العباد میں ماخوذ اور عذاب جہنم میں گرفتار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوٹ: حقوق کا مفصل بیان ہماری کتاب "جنتی زیور" میں پڑھیئے۔ جو بہت ہی جامع اور ایمان افروز کتاب ہے اور اس میں مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لیے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

△ رشتہ داریوں کو کاٹ دینا

اللہ تعالیٰ نے خاندانی و سسرالی رشتہ داریوں کو اپنی نعمت بتایا ہے جس سے انسانوں کو نوازا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ تم رشتہ داریوں کو جانو پہچانو اور ان رشتہ داروں کے ساتھ محبت کے ساتھ اچھا سلوک، اور نیک برتاؤ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ نے ان رشتہ داروں سے بگاڑ اور قطع تعلق کو حرام فرمایا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ ان رشتہ داریوں کو نہ کاٹو یعنی ایسا مت کرو کہ بھائیوں، بہنوں چچاؤں، پھوپھیوں، بھتیجوں، بھانجوں، نواسوں وغیرہ سے اس طرح کا بگاڑ کر لو کہ یہ کہدو کہ تم میری بہن نہیں۔ اور میں تمہارا بھائی نہیں اور کہہ کر بالکل رشتہ داری کا تعلق ختم کر لو۔ ایسا کرنے کو "قطع رحم" اور "رشتہ کاٹنا" کہتے ہیں، یہ شریعت میں حرام اور بڑے سخت گناہ کا کام ہے اور اس کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ

(سورہ محمد رکوع ۳)

تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتوں کو کاٹ دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ حدیث: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس قوم پر رحمت نہیں نازل ہوتی جس قوم میں کوئی رشتہ داریوں کو کاٹنے والا موجود ہے (مشکوٰۃ ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ بیہقی)

۲۔ **حدیث**: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں نہیں داخل ہوں گے۔ (۱) احسان کر کے احسان جتانے والا۔ (۲) اپنی ماں کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنے والا (۳) ہمیشہ شراب پینے والا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۳۔ **حدیث**: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں، میں نے رشتوں کو پیدا کیا ہے۔ اور اپنے نام سے اس کے نام کو مشتق کیا ہے تو جو شخص رشتہ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹ دے گا۔ میں اس کو کاٹ دوں گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ ابو داؤد)

۴۔ **حدیث**: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے نسب ناموں کو جان لو تاکہ اس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو یقین جانو کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو یقین جانو کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ گھر والوں میں محبت اور مال میں زیادتی، اور عمر میں درازی کا سبب ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۰ بحوالہ ترمذی)

۳۳ پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی

اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے علاوہ پڑوسیوں، ساتھیوں، اور دوستوں کے ساتھ بھی نیک اور اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ جنت میں لے جانے والا عمل ہے اور ان لوگوں کے ساتھ بدسلوکی و ایذا رسانی

کرنا حرام وگناہ اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا کہ۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا۔

(النساء رکوع ۵۷)

اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے پڑوسی، اور دور کے پڑوسی اور کروٹ کے ساتھ اور راہگیر، اور اپنے باندی غلام کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو۔ بے شک اللہ کو اترانے والا۔ اور بڑائی مارنے والا پسند نہیں آتا۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ حدیث ۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! وہ مومن نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہوگا خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہوگا۔ تو کسی نے کہا کہ کون! یا رسول اللہ تو فرمایا کہ وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۲ بحوالہ بخاری ومسلم)

مطلب یہ ہے کہ کامل درجے کا مسلمان اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو جائیں۔

۲۔ حدیث ۲: حضرت عائشہ وحضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل (علیہ السلام) ہمیشہ پڑوسی کے متعلق مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ عنقریب یہ پڑوسی کو وارث ٹھہرا دیں گے (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۲ بحوالہ بخاری ومسلم)

۳۔ حدیث :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام ساتھیوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ساتھی ہے جو اپنے ساتھیوں کے لیے بہترین ہو۔ اور تمام پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک وہ پڑوسی بہتر ہے جو اپنے پڑوسیوں کے لیے بہترین ہو۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۴۲۴ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۴۔ حدیث :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن (کامل) نہیں جو خود بھر پیٹ کھالے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہ جائے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۴۲۴ بحوالہ بیہقی)

۵۔ حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! فلانی عورت کی نماز و روزہ اور صدقہ کا بڑا چرچا ہوتا رہتا ہے۔ مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی رہتی ہے تو ارشاد فرمایا کہ یہ عورت جہنمی ہے تو اس آدمی نے کہا کہ فلانی عورت کے روزہ و نماز اور صدقہ میں کمی کا چرچا ہے۔ وہ صرف پنیر کی ٹکیوں کو صدقہ میں دیا کرتی ہے۔ مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی ہے۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت جنتی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۴۲۴)

جانوروں کو ستانا

جانوروں کو بلا وجہ مارنا۔ اور ان کی طاقت سے زیادہ اُن سے محنت لینا۔ بلا ضرورت ان کو قتل کرنا یا آگ میں جلانا۔ یا بھوکا پیاسا رکھنا حرام و گناہ ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثوں میں خاص طرح اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث ۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے پورے مسکن کو جلا دینے کا حکم دے دیا۔ اور وہ پورا مسکن جلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی پر یہ وحی اتاری کہ تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا۔ مگر تم نے ایک ایسی امت کو جلا دیا۔ جو خدا کی تسبیح پڑھتی تھی (ایسا نہ ہونا چاہیئے تھا) (مشکواۃ ج ۲ ص ۳۶۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث ۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے معاملہ جہنم کے اندر داخل کی گئی۔ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کچھ کھلایا پلایا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ کیڑوں مکوڑوں کو کھاتی۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔
(بخاری ج ۱ ص ۴۶۷ باب خمس من الدواب)

۳۔ حدیث ۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جو کسی جاندار کو لٹکا کر اس پر نشانہ لگائے وہ ملعون ہے۔ (مشکواۃ ج ۲ ص ۳۵۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ حدیث ۴: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں بھلائی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا تم جب کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔ (مشکواۃ ج ۲ ص ۳۵۷ بحوالہ مسلم)

۵۔ حدیث ۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو ان کے چہروں پر مارنے اور داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکواۃ ج ۲ ص ۳۵۷ بحوالہ مسلم)

۶۔ حدیث ۶:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک گدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کے چہرے پر داغ لگایا ہے
(مشکواۃ ج ۲ ص ۳۵۸ بحوالہ مسلم)

۷۔ حدیث ۷:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک گوریا کو یا اُس سے بڑے پرند کو ناحق قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے قتل کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائے گا تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے! تو فرمایا کہ یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور کھائے، نہ یہ کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دے
(مشکواۃ ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۸۔ حدیث ۸:۔ حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ اس کے پیٹ سے بھوک کی وجہ سے مل گئی تھی، تو حضور نے فرمایا کہ تم لوگ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں خدا سے ڈرو ان پر اُس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور جب انہیں چھوڑو تو اس وقت بھی انہیں اچھی حالت میں چھوڑو۔ (مشکواۃ ج ۲ ص ۲۹۶ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل و فوائد کسی جاندار کو پرند ہو یا چرند بلاوجہ ستانا اور ایذا دینا شرعاً حرام ہے صرف ان جانوروں کو مار ڈالنا جائز ہے جو مہلک یا موذی ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم)

۳۵ ظلم

ہر قسم کا ظلم حرام و گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن مجید اور حدیثوں میں ظلم کرنے کی ممانعت اور اس کی مذمت بکثرت آئی ہے۔ بلکہ بہت سی ظالموں کی بستیاں ان کے ظلم کی نحوست کی وجہ سے ہلاک و برباد کر دی گئیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے کہ۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ۔ (الانبیاء ع ۱)

اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا کہ وہ ظلم والی تھیں اور ان کے بعد دوسری قوم کو ہم نے پیدا کیا۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوا کہ:۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ۔ (الحج ع ۵)

اور کتنی ہی بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں۔ پھر میں نے اُن کو اپنی پکڑ میں لے لیا اور بے شک میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

اس مضمون کی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں ہیں جو اعلان کر رہی ہیں کہ ظلم کرنے والوں کے لیے دنیا میں بھی ہلاکت و بربادی ہے۔ اور آخرت میں بھی اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ بہت سی آیتوں میں بار بار ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور ایک آیت میں یوں فرمایا۔

اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ۝ (الشوریٰ ع ۴۷)

خبردار بے شک ظالم لوگ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی ظلم کی مذمت وممانعت بکثرت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ حدیث ۱:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لے لیتا ہے تو پھر اس کو چھٹکارا نہیں دیتا ہے پھر حضور نے یہ آیت پڑھی کہ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پکڑ ایسی ہی ہے۔ جب وہ ظالموں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۴ بحوالہ بخاری ومسلم)

۲۔ حدیث ۲:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بمقام حجر یعنی قوم عاد وثمود کی بستیوں میں سے گزرے، تو فرمایا کہ اے لوگو ان ظالموں کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہوتا۔ کیونکہ یہ خوف ہے کہ کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ پہنچ جائے جو ان ظالموں کو پہنچا تھا یہ فرمایا پھر اپنے سر پر کپڑا ڈال کر بڑی تیزی کے ساتھ چلے اور اس وادی سے گزر گئے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۵ بحوالہ بخاری ومسلم)

۳۔ حدیث ۳:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ظلم کرنے سے بچتے رہو۔ کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے میں رہنے کا سبب ہے اور بخیلی سے بھی بچتے رہو۔ اس لیے کہ بخیلی نے تم سے پہلوں کو ہلاک کر دیا ہے اُن کی بخیلی ہی نے ان کو اس بات پر ابھارا تھا کہ انہوں نے اپنے خونوں کو بہایا۔ اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرایا

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۴ بحوالہ مسلم)

۴۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کو مظلوم کی بدُعا سے بچاؤ۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے کے حق کو روکتا نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶)

۵۔ حدیث:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مقدمہ میں کسی ظالم کی مدد کرے تو وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۴)

۶۔ حدیث:۔ حضرت اوس بن شرجیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ظالم کے ساتھ اس کو ظالم جانتے ہوئے اس کی مدد کے لیے نکلا تو وہ اسلام (کامل) سے نکل گیا۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۴)

مطلب یہ ہے کہ ظالم کی مدد کرنے والا کامل درجے کا مسلمان نہیں رہتا ہے

مسائل و فوائد کسی شخص کے ساتھ ظلم کرنا، اور کسی قسم کا ظلم کرنا بہت شدید گناہ کبیرہ اور عذاب جہنم میں مبتلا کرنے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جہنم کے اس خطرہ کو اپنے قریب نہ آنے دے ورنہ دُنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی اتنی ہی یقینی ہے جتنا کہ آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینے کے بعد جلنا یقینی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۶ دشمنانِ اسلام سے دوستی

دشمنان اسلام یعنی کافروں، مشرکوں، مرتدوں اور بد مذہبوں سے دوستی کرنا اور ان سے میل جول اور محبت رکھنا حرام و گناہ اور جہنم میں جانے کا کام

ہے اس بارے میں قرآن مجید کی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس حدیثوں میں بڑی سختی کے ساتھ اس کی ممانعت فرمائی ہے چنانچہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل چند آیتوں کو بغور پڑھیے اور ان سے ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ (آل عمران ع ۳)

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں۔ اور جو ایسا کرے اس کو اللہ تعالیٰ سے کچھ تعلق نہیں رہا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ (آل عمران ع ۱۱)

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بُرائی میں کمی نہیں کرتے ان کی یہی آرزو ہے کہ تمہیں ایذا پہنچے دشمنی ان کی باتوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو یہ لوگ سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بھی بڑھ کر دشمنی ہے۔

ایک دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ (مائدہ ع ۸)

اے ایمان والو! جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کفار ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔

ایک دوسری آیت میں یہ فرمایا۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَءُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ۔ (النساء ع ۱۹)

اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اُتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو۔

ان آیتوں کے بعد اس مضمون کی چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم مسلمان کے سوا کسی اور کو ساتھی نہ بناؤ اور پرہیزگار کے سوا کوئی تمہارا کھانا نہ کھائے۔
(مشکواۃ ج ۲ ص ۴۲۶ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

۲۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے کہ ان باتوں کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادوں نے تو ایسے لوگوں سے تم اپنے کو اُن سے اور ان کو اپنے سے بچاؤ تاکہ وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (مشکواۃ ج ۱ ص ۲۸ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث شریف:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "فرقہ قدریہ" اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم لوگ ان کی بیمار پرسی نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم لوگ ان کے جنازہ پر مت حاضر ہوا کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ ابوداود وغیرہ)

۴۔ حدیث شا:۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ فرقہ قدریہ کی صحبت میں نہ بیٹھو اور ان سے سلام وکلام کی ابتدا نہ کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ ابو داؤد)

۵۔ حدیث شا:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور اللہ نے لعنت کی ہے اور ہر نبی نے لعنت کی ہے۔

وہ چھ آدمی یہ ہیں (۱) اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھا دینے والا (۲) اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا (۳) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا تاکہ وہ ان لوگوں کو عزت دے جنہیں خدا نے ذلیل کر دیا ہے اور ان لوگوں کو ذلیل کرے جنہیں خدا نے عزت دی ہے (۴) خدا کے حرم کو حلال ٹھہرانے والا۔ (۵) میری اولاد سے وہ سلوک حلال سمجھنے والا جو اللہ نے حرام کیا ہے (۶) میری سنت کو چھوڑ دینے والا۔

مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ بیہقی فی المدخل)

۶۔ حدیث شا:۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک یہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ بدعتی (یعنی قدریہ) ہو گیا ہے تو اگر یہ خبر درست ہو کہ وہ بدعتی ہو گیا ہے تو تم اس سے میرا سلام نہ کہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میری اُمت میں زمین میں دھنس جانا اور صورتوں کا مسخ ہو جانا، پتھراؤ ہونا، فرقہ قدریہ والوں میں ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد | مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کُفار و مشرکین اور بد دینوں، بد مذہبوں سے میل ملاپ و محبت و دوستی کرنا

اوران لوگوں کا اپنا رازدار بنانا ناجائز و حرام، سخت گناہ اور جہنم کا کام ہے۔ واضح رہے کہ دنیاوی معاملات مثلاً سودا بیچنا خریدنا، مال کا لین دین اور معاملات کی بات چیت کفار و مشرکین اور بددینوں، بدمذہبوں سے شریعت میں منع نہیں۔ مگر موالات اور ایسی محبت ودوستی کہ ان کے کفر اور بدمذہبیت سے نفرت ختم ہو جائے۔ یہ یقیناً حرام و گناہ اور جہنم کا کام ہے۔ اس زمانے میں بہت سے مسلمان اس بلا میں گرفتار ہیں۔ انہیں اس گناہ کے کام سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے خداوند کریم سب کو خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۷ بہتان

کسی بے قصور شخص پر اپنی طرف سے گڑھ کر کسی عیب کا الزام لگانا یہ بہتان ہے۔ جو سخت حرام اور گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ خداوند قدس نے قرآن مجید میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ مسلمان عورتوں سے چند باتوں کی بیعت لیں۔ انہی باتوں میں یہ بھی ہے کہ وہ بہتان نہ لگائیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ ۔

اور نہ وہ بہتان لائیں جسے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گڑھ کر اٹھائیں (ممتحنہ رکوع ۲)

حدیث شریف میں اس کو گناہِ کبیرہ فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہِ کبیرہ کی فہرست بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ ۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷)

یعنی پاک دامن مومن انجان عورتوں کو تہمت لگانا۔

۱۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ کسی بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۴۵۹)

۲۔ حدیث:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر زنا کا بہتان لگانا ایک سو برس کے اعمال صالحہ کو غارت و برباد کر دیتا ہے۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۳۴۱)

مسائل و فوائد زنا کے علاوہ کسی دوسرے عیب کا مثلاً کسی پر چوری یا ڈاکہ یا قتل وغیرہ کا اپنی طرف سے گڑھ کر الزام لگا دینا یہ بھی بہتان ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا ہر طرح کے بہتانوں سے بچنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۸ وعدہ خلافی

وعدہ خلافی اور عہد شکنی بھی حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ کیوں کہ اپنے عہد اور وعدہ کو پورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب و لازم ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔ — اے ایمان والو۔ اپنے عہدوں کو پورا کرو۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا۔ — بے شک عہد اور وعدہ کے بارے میں قیامت کے دن پرسش ہو گی۔

۱۔ حدیث:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے۔ اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ

نہ نفل۔ (بخاری ج۱ ص۴۵۱)

۲۔ حدیث ۲:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چار باتیں جس شخص میں ہوں وہ خالص منافق ہوگا۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) اور جب کوئی معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔ (بخاری ج۱ ص۴۵۱)

۳۔ حدیث ۳:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کی سرین کے پاس قیامت میں اس کی عہد شکنی کا ایک جھنڈا ہوگا۔
(کنز العمال ج۳ ص۲۹۳)

۴۔ حدیث ۴:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اولین و آخرین کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) جمع فرمائے گا تو ہر عہد توڑنے والے کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔
(کنز العمال ج۳ ص۲۹۳)

۵۔ حدیث ۵:۔ ایک صحابی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (کنز العمال ج۳ ص۲۹۳)

مسائل و فوائد ہر عہد اور وعدے کو پورا کرنا مسلمان کے لیے لازم و ضروری ہے اور عہد کو توڑ دینا اور وعدہ خلافی کرنا اگر بغیر کسی عذر شرعی کے ہو تو حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔
(واللہ تعالیٰ اعلم)

اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی

اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت اور اُن کے ساتھ تنہائی میں ملنا جلنا حرام و گناہ ہے
اس مسئلہ میں چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کو ان سے ہدایت نصیب ہو۔

۱۔ **حدیث ۱:** حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُن عورتوں کے گھر
جن کے شوہر غائب ہوں سوا ان کے محرموں کے کوئی دوسرا داخل نہ ہو اور اگر
کوئی کہے کہ عورت کا دیور، تو سن لو کہ دیور تو موت ہے (یعنی اس سے تو بہت
زیادہ خطرہ ہے لہٰذا عورت کو دیور سے اس طرح بھاگنا چاہئے جیسے موت
سے (کنز العمال ج ۵ ص ۲۵۹)

۲۔ **حدیث ۱:** حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر غائب ہوں کوئی شخص
اُن کے گھروں میں نہ داخل ہو تو عبد الرحمٰن سلمی نے کہا کہ میرا ایک بھائی یا ایک
بھتیجہ جہاد میں چلا گیا ہے اور اُس نے مجھے یہ وصیت کر دی ہے کہ میں اس
کے گھر میں آیا جایا کروں تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس
کو دُرّہ مارا۔ اور فرمایا کہ گھر میں داخل مت ہوا کرو، بلکہ دروازے پر کھڑے
ہو کر پوچھا لیا کرو کہ کیا تم لوگوں کو کوئی ضرورت ہے! کیا تم لوگوں کو کچھ چاہئے۔
(کنز العمال ج ۵ ص ۲۵۹)

۳۔ **حدیث ۱:** حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت
عمر رضی اللہ کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا کہ وہ اپنی عورت سے
بات چیت کر رہا تھا تو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اس کو دُرّہ مارتے

ہوئے اس کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ تو اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا کہ اے امیر المومنین یہ عورت تو میری بیوی ہے تو امیر المومنین شرمندہ ہو گئے اور فرمایا کہ مجھ کو غلط فہمی ہو گئی۔ اور تم کو میں نے غلط سزا دی، لو۔ تم یہ دُرّہ مجھ کو مار کر اپنا قصاص مجھ سے لے لو۔ تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے آپ کو بخش دیا۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اس کی مغفرت تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ لیکن اگر تم چاہو تو معاف کر دو تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔

(کنز العمال ج ۵ ص ۲۶۰)

مسائل و فوائد تنہائی میں کسی اجنبی عورت سے بات چیت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے امیر المومنین کو یہی خیال ہوا اس لیے آپ نے اس کو درّہ مار کر سزا دی۔ لیکن امیر المومنین کے سامنے جب اس نے اپنی صفائی پیش کر دی۔ تو امیر المومنین کا اخلاص دیکھو کہ آپ نے ایک معمولی انسان کے سامنے اپنے کو قصاص لینے کے لیے پیش کر دیا۔ وہ تو خیریت ہو گئی کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا ورنہ امیر المومنین تو اس کے ہاتھ سے دُرّہ کی مار کھانے کے لیے تیار ہو گئے۔ اللہ اکبر یہ ہے جانشینِ پیغمبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل و انصاف کا وہ اعلیٰ شاہکار کہ آج اس جمہوریت کے دور میں بھی کوئی اس کو سوچ بھی نہیں سکتا۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ! صحابۂ کرام کے اخلاص و للّٰہیت کی مثال نہیں مل سکتی۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۰ بے پردگی

عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا، اور غیر محرم مردوں سے ملنا جلنا حرام و گناہ

ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب بنا کر ارشاد فرمایا۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی ۔ (الاحزاب رکوع ۳)	اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی ۔

اس بارے میں حدیثوں کے اندر بھی بڑی سخت ممانعت آئی ہے اور وعیدیں بھی دی گئی ہیں!

۱۔ **حدیث**:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے پاس جانے سے اپنے کو بچاؤ۔ تو ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ! دیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے تو فرمایا کہ دیور تو موت ہے (یعنی دیور بھاوج کے حق میں موت کی طرح خطرناک ہے)۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۸ بخاری و مسلم)

۲۔ **حدیث**:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے (جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگ جائے اور دل میں گڑ جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس جا کر اس سے جماع کر لے تو ایسا کرنے سے اس کے دل کا خیال دفع ہو جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۸ بحوالہ مسلم)

۳۔ **حدیث**:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت مکمل شرمگاہ ہے (لہٰذا اس کو پردہ میں رہنا چاہیئے۔ جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک کر دیکھتا

ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث: حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۶۹ بحوالہ ترمذی)

۵۔ حدیث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں اور حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہا) دونوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ناگہاں ابن اُمِّ مکتوم آ گئے اور حضور کی خدمت میں داخل ہوئے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ پردہ کی آیت نازل ہو چکی تھی تو حضور نے ہم دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا وہ اندھے نہیں ہیں! وہ تو ہم کو دیکھتے ہی نہیں۔ پھر اُن سے پردہ کیوں کریں تو حضور نے فرمایا کہ کیا تم دونوں اندھی ہو۔ کیا تم دونوں انہیں دیکھ رہی ہو!

(ترمذی ج ۲ ص ۱۰۱)

مطلب یہ ہے کہ مرد اجنبیہ عورت کو دیکھے یہ بھی حرام ہے اور عورتیں مردوں کو دیکھیں یہ بھی حرام ہے اور ہر حرام کام سے بچنا فرض ہے اور حرام کام کو کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے!

۴۱ پیشاب سے نہ بچنا

ہر مسلمان مرد اور عورت پر شرعاً لازم ہے کہ وہ اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے بچائے اور جو اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے نہ بچائے وہ گنہگار اور عذاب کے لائق ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:-

۱۔ **حدیث:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں مُردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی ایسے گناہ میں ان دونوں کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔ جس سے بچنا بہت دشوار رہا ہو۔ ایک تو چھپ کر پیشاب نہیں کرتا تھا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ اور دوسرا چغلی کھاتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا دونوں قبروں میں گاڑ دیا تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس لیے کہ جب تک یہ دو ٹہنیاں ہری رہیں گی۔ امید کہ ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج۱ ص۴۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل و فوائد

(۱) اس حدیث سے ان مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیئے جو عموماً کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں۔ اور لوٹے، سوٹے اور خود اپنے آپ پیشاب سے لت پت ہو جاتے ہیں۔ اور پیشاب کے بعد نہ ڈھیلا لیتے ہیں نہ پانی سے دھوتے ہیں اور پیشاب کو اپنے بدن اور کپڑوں میں خشک کر لیتے ہیں انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ قیامت سے پہلے ہی ان کو قبروں میں ضرور عذاب سے پالا پڑے گا۔!

۲۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول پتی یا ہری گھاس ڈالنے سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے کہ اگر وہ عذاب کے قابل ہوں گے تو ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی اور اگر وہ عذاب کے لائق نہ ہوں گے تو انہیں ہری شاخوں کی تسبیح سے اُنس اور فرحت حاصل ہو گی! واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۲ حیض میں ہمبستری

حیض ونفاس کی حالت میں اپنی بیوی سے ہمبستری حرام ہے اور عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک بدن کے کسی حصہ پر بھی ہاتھ لگانا یا اپنے بدن کے کسی حصہ سے اُس کو چھونا حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۖ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ

اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم آپ فرما دیجئے کہ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو اور ان سے نزدیکی نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو لیں۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی حرمت وممانعت آئی ہے۔

۱۔ **حدیث ۱:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے یا کاہن (نجومی وغیرہ) کے پاس جائے۔ تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔ (ترمذی ج۱ ص۱۹)

مطلب یہ ہے کہ اگر ان کاموں کو حلال جان کر کیا تو وہ یقیناً کافر ہو گیا کیوں کہ اللہ کے حرام کو حلال جاننا کفر ہے اور اگر ان کاموں کو حرام مانتے ہوئے کر لیا تو سخت گنہ گار ہوا اور مسلمان ہوتے ہوئے کافر کا کام کیا۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

۲۔ **حدیث ۲:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرے تو وہ ایک دینار

یا آدھا دینار کفارہ کے طور پر صدقہ دے (ابن ماجہ ص۴۷)

۳۔ **حدیث :-** حضرت ام المومنین اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے حضرت سالم نے پوچھا کہ آپ سب اُمّہات المومنین حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتی تھیں! تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سب حضور کی بیبیاں تہہ بند باندھ کر حضور کے ساتھ سویا کرتی تھیں! (ابن ماجہ ص۴۷)

مسائل وفوائد | حیض، نفاس کی حالت میں عورت کے ساتھ کھانا، پینا اور سونا جائز ہے، صرف صحبت کرنا اور ناف سے لے کر گھٹنے تک کے بدن کو چھونا حرام و ناجائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۳ غسل جنابت نہ کرنا

عورت کے ساتھ ہم بستری کی ہو یا کسی اور طریقے سے شہوت کے ساتھ منی نکل گئی ہو تو غسل کرنا واجب ہے اور اس کو "غسل جنابت" کہتے ہیں۔ غسل جنابت نہ کرنا گناہ ہے۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھ لیجئے۔

۱۔ **حدیث :-** امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتّا یا جُنُبی (جس پر غسل واجب ہے) موجود ہو۔
(مشکوٰۃ ج ۱ ص۵۰ بحوالہ ابوداؤد وغیرہ)

۲۔ **حدیث :-** حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان سے قریب نہیں ہوتے۔ (۱) کافر کا مردہ (۲) خلوق (عورتوں کی خوشبو) لگانے والا۔ (۳) جُنُب (مشکوٰۃ ج ۱ ص۵۰ بحوالہ ابوداؤد)

مسائل وفوائد جنب جب تک غسل نہ کرلے اس کے لیے مسجد میں داخل ہونا اور قرآن شریف کا چھونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنابت کی حالت میں بغیر غسل کیے ہوئے کھانا پینا۔ لوگوں سے مصافحہ کرنا جائز ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کرسکا تو کھانے پینے سے پہلے کم از کم وضو کرلے!

۴۴ خودکُشی

خودکُشی یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنے کو مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جنت حرام فرمادی ہے۔ اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

۱۔ حدیث: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی ذات کو کسی چیز سے قتل کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اسی چیز سے عذاب دے گا۔ (مسلم ج ۱ ص ۷۲)

۲۔ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "جنگ حنین" میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا یہ کہدیا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ پھر جب ہم لوگ لڑائی میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی اور اس کو بہت زیادہ زخم لگ گئے تو کسی نے کہا کہ یارسول اللہ وہ آدمی جس کو حضور نے جہنمی فرما دیا ہے۔ اس نے تو آج کُفار سے بہت سخت جنگ کی ہے اور وہ مرگیا ہے۔ تو حضور نے فرمایا کہ وہ جہنم میں گیا۔ یہ سن کر بہت سے لوگ شک

میں پڑ گئے تو اسی حالت میں اچانک کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں تھا لیکن اس کو بہت سخت زخم لگا تھا تو رات میں وہ صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی۔ جب حضور کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں۔ پھر حضور نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کسی بدکار آدمی کے ذریعے بھی فرما دیا کرتا ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۷۲)

مسائل وفوائد خودکشی کرنے والا مسلمان اگرچہ خودکشی کرنے سے کافر نہیں ہوتا لیکن سخت گنہگار اور جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے وہ دنیا میں جس ہتھیار کے ذریعے خودکشی کرے گا جہنم میں اسی ہتھیار کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔ اور خودکشی کرنے والا چونکہ مسلمان رہتا ہے اس لیے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

۴۵ احتکار (ذخیرہ اندوزی)

قحط اور گرانی کے زمانہ میں غلہ یا جانوروں کا چارہ خرید کر اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے تاکہ جب خوب زیادہ گراں ہو جائے تو بیچے گا۔ چونکہ ایسا کرنے سے گرانی بڑھ جاتی ہے۔ اور لوگ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں۔ اس لیے شریعت نے اس کو ناجائز اور گناہ کا کام قرار دے دیا ہے۔ اس کی قباحت اور ممانعت کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بڑی ہی لرزہ خیز وارد ہوئی ہے۔

۱۔ حدیث ۱: حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا گنہگار ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۱ باب الاحتکار بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث ۱: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بازار میں غلّہ لاکر بیچنے والا خدا کی طرف سے روزی دیا جائے گا اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت میں گرفتار ہو گا۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

۳۔ حدیث ۱: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کر کے مسلمانوں کو تکلیف دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ کی بیماری اور مفلسی میں مبتلا کر دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ ابن ماجہ)

۴۔ حدیث ۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو گرانی بڑھانے کی نیت سے چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے۔ (مشکوٰۃ ج ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۵۔ حدیث ۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جو چالیس دن ذخیرہ اندوزی کرے پھر اُس سب غلّہ کو صدقہ کر دے۔ پھر بھی یہ ذخیرہ اندوزی کے گناہ کا کفارہ نہ ہو گا۔ (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)۔

۶۔ حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا بہت ہی بُرا بندہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کر دیتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے اور اگر بھاؤ گراں کر دیتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے (مشکوٰۃ ج ا ص ۲۵۱ بحوالہ رزین)

۷۔ حدیث ۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو ایک ہی رات میری اُمت پر گرانی ہونے کی تمنا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے

نیک اعمال کو غارت و برباد کر دے گا۔ (کنز العمال ج۴ ص۵۴ بحوالہ ابن عساکر)

۸۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اس نیت سے ذخیرہ اندوزی کرے کہ مسلمانوں پر گرانی لادے تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بیزار ہیں۔ (کنز العمال ص۵۴ ج۴)

(نوٹ) احتکار (ذخیرہ اندوزی) کے مفصل فقہی مسائل ہماری کتاب جنتی زیور میں پڑھیئے۔

تصویریں
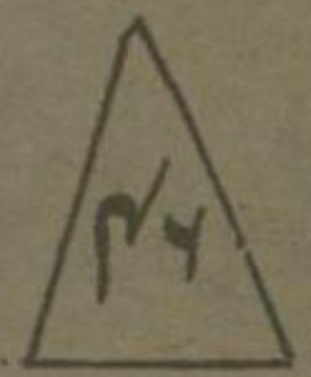
کسی جاندار چیز کی تصویر بنانی اس کو عزت و احترام کے ساتھ رکھنا اس کو بیچنا خریدنا یہ سب حرام ہیں۔ اور حدیثوں میں بڑی شدت کے ساتھ اس کی حرمت و ممانعت کو بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری ج۱ ص۲۸۰)

۲۔ حدیث:۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۸۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث:۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۸۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ

ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم ہیں ہے۔ اُس نے جتنی تصویریں بنائی ہیں۔ ہر تصویر کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک جان پیدا فرمائے گا۔ اور پھر اس کو جہنم ہیں عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تمہارے لیے تصویر بنانا ہی ضروری ہو۔ تو درخت یا اُن چیزوں کی تصویریں بناؤ جن ہیں روح نہیں ہے (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۸۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

۵۔ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کے اندر سے ایک گردن نمودار ہوگی کہ اُس کے دو آنکھیں ہوں گی اور دو کان ہوں گے۔ اور ایک بولتی ہوئی زبان ہوگی۔ وہ یہ کہے گی کہ تین شخصوں کو عذاب دینا میرے سپرد کیا گیا ہے (۱) سرکش ظالم (۲) جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرے (۳) تصویریں بنانیوالے (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۸۶ بحوالہ ترمذی)

۶۔ حدیث: حضرت سعید بن ابو الحسن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر تھا۔ تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابن عباس! (رضی اللہ عنہما) ہیں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی کا ذریعہ میرے ہاتھ کی کاریگری ہے اور وہ یہ ہے کہ ہیں تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ ہیں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس کو خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک کہ وہ اس تصویر ہیں روح نہ پھونک دے اور وہ اس ہیں کبھی بھی روح نہ پھونک سکے گا۔ یہ حدیث سن کر وہ آدمی سخت لرزہ

سے کانپنے لگا اور اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے۔ اگر تم تصویر بنانا نہیں چھوڑ سکتے۔ تو ان درختوں اور ایسی چیزوں کی تصویر بناؤ جن میں روح نہیں ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ بخاری)

۷۔ **حدیث :** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب پانچ شخصوں کو دیا جائے گا۔

(۱) جس نے کسی نبی کو قتل کر دیا۔

(۲) یا جس کو نبی نے قتل کیا۔

(۳) یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کر دیا۔

(۴) تصویر بنانے والے۔

(۵) وہ عالم جس نے اپنے علم سے کوئی نفع نہیں اٹھایا (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۷)

۸۔ **حدیث :** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بے دیکھے ہوئے کوئی خواب گڑھ کر بیان کرے گا تو قیامت کے دن اس کو یہ تکلیف دی جائے گی کہ وہ دو جَو کے درمیان گانٹھ لگائے اور وہ ہرگز اس کو نہ کر سکے گا۔ اور جو کسی ایسی قوم کی بات کو کان لگا کر سنے گا جو کام اس کو اپنی بات سنانا ناپسند کرتی ہے۔ تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اور جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکو اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہ پھونک سکے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۶ بحوالہ بخاری)

مسائل و فوائد | جاندار کی تصویروں کو خواہ قلم سے بنائیں یا کیمرے سے فوٹو لیں

یا پتھر، یا لکڑی پر کھود کر بنائیں۔ بہرصورت حرام وناجائز ہے۔ اسی طرح ان تصویروں کو بیچنا اور خریدنا، یا عزت کے ساتھ اپنے پاس رکھنا بھی حرام و گناہ ہے۔ بعض لوگ اپنے پیروں کی تصویروں کو تعظیم کے ساتھ چوکھٹے میں لگا کر مکانوں میں رکھتے ہیں اور اس پر پھول کی مالائیں چڑھاتے ہیں اور اگربتی سلگاتے ہیں یہ اور بھی شدید حرام اور سخت گناہ ہے۔ بلکہ یہ بت پرستی کے مثل مشرکانہ عمل ہے۔ جس کی سزا آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم)

کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور

دوسروں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دینا اور خود اس پر عمل نہ کرنا یہ بھی گناہ کا کام ہے چنانچہ قرآن مجید کی آیتوں اور حدیثوں میں اس مذمت اور ممانعت بکثرت مذکور ہے۔ خدا کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ (الصف رکوع ۱)	اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ بات جو تم نہیں کرتے کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو۔ جو نہ کرے۔

دوسری آیت میں جھوٹے شاعروں کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۝ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ۝	اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں

جو نہیں کرتے۔

اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بھی پڑھیئے جن سے ہدایت کے چشمے اُبل رہے ہیں۔

۱۔ **حدیث ۱**: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ معراج میں نے چند آدمیوں کو دیکھا کہ اُن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کی اُمت کے وہ واعظین ہیں جو لوگوں کو نیکوکاری کا حکم دیتے ہیں اور اپنی ذاتوں کو بھول جاتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ آپ کی امت کے واعظین ہیں جو وہ بات کہتے ہیں جس کو خود نہیں کرتے اور قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۸ بحوالہ بیہقی)

۲۔ **حدیث ۲**: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تو اس کی انتڑیاں جہنم میں نکل پڑیں گی تو وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد چکر لگاتا رہتا ہے۔ تو تمام دوزخی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں! تیرا کیا حال ہے! کیا تم ہم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے منع نہیں کرتا ہے۔ تو وہ کہے گا کہ میں تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اور میں تم لوگوں کو بُری باتوں سے منع کرتا تھا۔ مگر خود ان کو کیا کرتا تھا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۶ بحوالہ بخاری و مسلم)

مسائل وفوائد مذکورہ بالا آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کو امر بالمعروف (اچھی باتوں کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (بری باتوں سے روکنا) اور خود اس پر عمل نہ کرنا گناہ اور عذاب جہنم کا سبب ہے لہٰذا تمام مسلمانوں کو عموماً اور واعظین ومقررین کو خصوصاً یہ دھیان رکھنا ضروری ہے کہ وہ جو کچھ دوسروں سے کہتے ہیں خود بھی اس پر عمل کریں "کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور" یہ گناہ کا کام اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

گالی گلوچ

گالی دینا بہت ہی ذلیل اور نہایت ہی قبیح عادت ہے۔ اس سے لوگوں کی ایذا رسانی ہوتی ہے اور بعض مرتبہ یہ بدزبانی جنگ وجدال، بلکہ کشت وقتال تک پہنچا دیتی ہے۔ اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گناہ قرار دے کر اس کی مذمت وممانعت فرمائی۔ چنانچہ مندرجۂ ذیل حدیثیں اس پر شاہد عدل ہیں۔

۱۔ **حدیث:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اُس سے جنگ کرنا کُفر ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ بخاری ومسلم)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان سے اس کے مسلمان ہونے کی بنا پر جنگ کرنا۔ یا مسلمان سے جنگ کو حلال جان کر جنگ کرنا کفر ہے۔

۲۔ **حدیث:** حضرت انس وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گالی گلوچ کرنے والے دو آدمیوں نے جو کچھ کہا اس کا گناہ گالی میں پہل کرنے والے پر ہے، جب کہ مظلوم

حد سے نہ بڑھ گیا ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۱ بحوالہ مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جس نے پہلے گالی دی سارا گناہ اُسی کے سر ہے جب کہ دوسرا حد سے نہ بڑھا ہو۔ لیکن اگر وہ حد سے بڑھ گیا ہو۔ تو پھر گالی گلوچ کا گناہ دونوں کے سر ہوگا۔

۳۔ **حدیث** :۔ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہر فحش گوئی کرنے والے پر حرام ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۳۴۰)

۴۔ **حدیث** :۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہوا کو گالی مت دو۔ کیوں کہ ہوا۔ اللہ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے اور تم لوگ اس کی اچھائی اور اس چیز کی اچھائی کی دعا مانگو جو اس ہوا میں ہو۔ اور ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس ہوا میں ہے، خدا کی پناہ مانگو۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۳۴۲)

۵۔ **حدیث** :۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن طعنہ مارنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا، بے حیائی کی بات بولنے والا نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۳ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل و فوائد گالی دینا گناہ ہے۔ اور گالی دینے والا شروع ہی سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے گناہ کے برابر جہنم کا عذاب چکھ کر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

جھوٹا خواب بیان کرنا
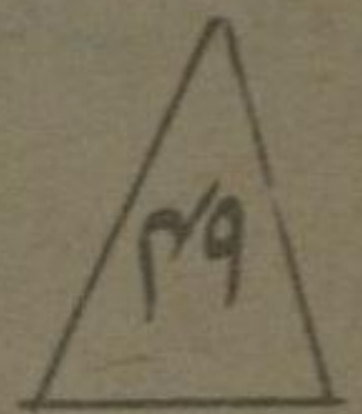
اپنی طرف سے گڑھ کر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت حرام اور گناہ کا کام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

۱۔ حدیث ۱:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جھوٹی تہمتوں میں سب سے بڑی تہمت یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا ہے (یعنی جو خواب نہیں دیکھا ہے اس کو جھوٹ موٹ کہے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص ۳۹۷ بحوالہ بخاری)

۲۔ حدیث ۲:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹا خواب گڑھ کر بیان کرے اس کو قیامت کے دن اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ اس کو دو جَو کے درمیان گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی۔ (ترمذی ج۲ ص ۵۲)

۳۔ حدیث ۳:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹا خواب گڑھ کر بیان کرے اس کو قیامت کے دن دو جَو میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ کبھی بھی ہرگز دو جو کے درمیان گانٹھ نہیں لگا سکے گا (ترمذی ج۲ ص ۵۲)

فائدہ:۔ یہ عذاب اُس وقت تک لگاتار جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کے گناہوں کے برابر عذاب پورا ہو جائے۔ پھر چونکہ وہ مسلمان ہے اس لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں رہے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دے گا (واللہ تعالیٰ اعلم)

۵۰ داڑھی کٹانا

داڑھی منڈانا یا داڑھی کاٹ کر ایک مُشت سے کم چھوٹی کرانا حرام و گناہ ہے اور جو ایسا کرے وہ فاسق اور جہنم کا سزاوار ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

۱۔ حدیث ۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو جڑ سے کاٹو۔ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ (ترمذی ج۲ ص۱۰۰)

۲۔ حدیث ۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور داڑھیوں کے بڑھانے کا حکم دیا ہے۔

(ترمذی ج۲ ص۱۰۰)

۳۔ حدیث ۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو جڑ سے کاٹو (مشکواۃ ج۲ ص۳۸۰ بحوالہ بخاری ومسلم)

۴۔ حدیث ۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مونچھوں میں سے کچھ بھی نہ کٹائے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (مشکواۃ ج۲ ص۳۸۱ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مسائل وفوائد داڑھی ایک مُشت سے بڑی ہونے پر اگر بُری لگتی ہو اور چہرے کے حُسن وجمال کو بگاڑتی ہو تو چہرے کو حسین بنانے کے لیے یا داڑھی کو برابر کرنے کے لیے داڑھی کا کچھ حصّہ کاٹنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ایک مُشت سے کم نہ ہونے پائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

مردانی عورتیں زنانے مرد

عورتوں کو مردوں کا لباس پہن کر مردوں جیسی شکل وصورت بنانا اور مردوں کو عورتوں کا لباس پہن کر عورتوں کی شکل میں اپنے کو ظاہر کرنا حرام اور گناہ ہے ان دونوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

۱۔ حدیث :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

(ترمذی ج۲ ص۱۰۲)

۲۔ حدیث :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت فرمائی اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو عورتیں اپنی صورت مردوں جیسی بنائے رکھتی ہیں۔ (ترمذی ج۲ ص۱۰۲)

مسائل و فوائد آجکل لڑکوں پر جو ہپی کٹ بال کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ اور لڑکے عموماً ہپی کٹ بال کے ساتھ رنگین چھینٹ کے بوشرٹ اور قمیصیں پہن کر نکلتے ہیں تو ان پر لڑکی ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے اسی طرح بہت سی لڑکیاں مردوں کی طرح سوٹ اور کوٹ پہن کر نکلتی ہیں تو ان پر لڑکا ہونے کا شبہہ ہونے لگتا ہے۔ اس لیے اس قسم کا لباس پہننا عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے ممنوع، و باعثِ لعنت ہے۔ مردوں کو مردوں کا لباس پہننا چاہئے اور ان کی وضع قطع مردوں جیسی ہونی چاہئے اور عورتوں کو عورتوں کا لباس پہننا چاہئے اور ان کو اپنی وضع قطع عورتوں جیسی رکھنی چاہئے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

۵۲ ممنوع لباس پہننا

جن کپڑوں کو پہننا اور اوڑھنا شریعت میں منع ہے۔ ان کو استعمال کرنا حرام اور گناہ کا کام ہے لہٰذا ان کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کو بغور پڑھئے اور ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

۱۔ حدیث ۱:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنے تہبند کو ٹخنے کے نیچے گھسیٹے (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۳ بحوالہ بخاری ومسلم)

۲۔ حدیث ۲:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو گھمنڈ سے اپنے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۳ بحوالہ بخاری ومسلم)

۳۔ حدیث ۳:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص گھمنڈ سے اپنے تہبند کو گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا تو وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۳ بحوالہ بخاری)

۴۔ حدیث ۴:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کپڑا ٹخنوں کے نیچے ہے وہ جہنم میں ہے۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۳ بحوالہ بخاری)

۵۔ حدیث ۵:۔ امیر المومنین حضرت عمر وانس وابن زبیر وابوامامہ رضی اللہ عنہم حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جو ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس لباس کو نہیں پہنے گا۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۳ بحوالہ بخاری ومسلم)

۶۔ حدیث ۶:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی نے ریشمی لباس بطور ہدیہ کے بھیج دیا تو حضور نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔

اور میں نے اس کو پہن لیا۔ تو میں نے حضور کے چہرے پر غضب کے آثار کو پہچانا۔ پھر حضور نے فرمایا کہ میں نے اس کپڑے کو تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو۔ بلکہ اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر عورتوں کی اوڑھنی بنا لو۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۷۔ حدیث شا:۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے کہ ہم ٹوپیوں کے اوپر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرکین بغیر ٹوپیوں کے عمامہ باندھتے ہیں۔
(مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۴ بحوالہ ترمذی)

۸۔ حدیث شا:۔ حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا (۱) دانتوں کو ریتی سے ریت کر پتلا کرنے سے (۲) گودنا گدوانے سے (۳) بھنووں اور چہرے کے بال نوچنے سے (۴) ننگے بدن مرد کو مرد کے ساتھ لپٹ کر سونے سے (۵) ننگے بدن عورت کو عورت کے ساتھ لپٹ کر سونے سے (۶) اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی کپڑا اس طرح رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھتے ہیں (۷) اپنے کندھوں پر ریشمی کپڑا رکھنے سے جیسے عجمی لوگ رکھا کرتے ہیں (۸) لوٹ مار کرنے سے (۹) چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور سوار ہونے سے (۱۰) انگوٹھی پہننے سے مگر حاکم کے لیے (مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۶ بحوالہ ابوداود و نسائی)

۹۔ حدیث شا:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ ایک شخص سرخ رنگ کا جوڑا پہن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گذرا اور سلام کیا تو حضور نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔
(مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۴ بحوالہ ترمذی و ابو داؤد)

۱۰۔ حدیث شا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے سونا اور ریشمی کپڑا اپنی اُمت کی عورتوں کے لیے حلال کیا ہے۔ اور اپنی اُمت کے مردوں پر ان دونوں کو حرام کیا ہے۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۵ بحوالہ ترمذی)

۱۱۔ حدیث شا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی قوم سے مشابہت رکھے گا وہ اسی قوم میں شمار ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۳۷۵ بحوالہ ابو داؤد)

مسائل و فوائد مندرجہ بالا حدیثوں سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) گھمنڈ سے ٹخنوں کے نیچے پائجامہ، یا تہبند یا کرتا لٹکانا منع اور حرام ہے۔

(۲) مردوں کو ریشمی کپڑا اور سونا پہننا حرام ہے اور عورتوں کے لیے دونوں جائز ہے۔

(۳) بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھنا منع ہے۔

(۴) سُرخ رنگ کا کپڑا جس میں کسی دوسرے رنگ کی دھاری نہ ہو، مردوں کے لیے مکروہ ہے۔ اور عورتوں کے لیے کوئی حرج نہیں۔

(۵) دانت کو ریتی سے ریت کر پتلا اور خوبصورت بنانا۔ یوں ہی بھنوؤں کے بال نوچ کر بھنوؤں کو پتلا اور خوب صورت بنانا۔ یوں ہی گودنا گودانا۔ کسی طرح ننگے بدن ہو کر مرد کا مرد سے معانقہ کرنا، یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا یا عورت کا ننگے بدن ہو کر کسی عورت سے معانقہ کرنا۔ یا ایک ساتھ لپٹ کر سونا منع ہے۔ اسی طرح لوٹ مار کرنا حرام ہے اور چیتے، شیر وغیرہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا یا سوار ہونا ممنوع ہے کیوں کہ درندوں کی کھال پر بیٹھنا متکبرین کا طریقہ ہے اور

اس سے دل میں بے رحمی بھی پیدا ہوتی ہے۔

(۶) جو لباس کسی قوم کا مذہبی لباس ہو مسلمان کے لیے اس لباس کو پہننا ممنوع اور ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم)

(۵۳) قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا

قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا، یا کوئی گندگی ڈالنا حرام اور گناہ ہے حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۱۔ حدیث ۱: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قبر پر پیشاب پاخانہ کرنے کے لیے بیٹھا تو گویا وہ جہنم کے انگارہ پر بیٹھا۔

(کنز العمال ج ۹ ص ۲۱۸)

۲۔ حدیث ۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ قبروں پر پیشاب کرنے سے بچو کیوں کہ یہ سفید داغ (کوڑھ) کی بیماری پیدا کرتا ہے۔

(کنز العمال ج ۹ ص ۲۱۸ بحوالہ دیلمی)

مسائل و فوائد یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جن جن چیزوں سے زندوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچتی ہے ان چیزوں سے مردوں کو بھی تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے۔ لہٰذا قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا، یا کوئی گندی چیز ڈالنا یا قبروں کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دینا، یا قبروں کو روندنا، یا قبروں پر مکان بنانا، یا قبروں پر بیٹھنا، یا لیٹنا چونکہ ان باتوں سے قبروں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے اس لیے یہ سب کام ممنوع و ناجائز ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے قبرستانوں کا احترام کریں اور ہر ان باتوں سے پرہیز رکھیں جن سے قبروں کی توہین اور قبروں

کو ایذا پہنچتی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں چند دوسری حدیثیں بھی پڑھ لیجئے

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی آگ کے انگارہ پر بیٹھے اور وہ تمہارے کپڑوں کو جلا کر تمہاری کھال تک پہنچ جائے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی قبر پر بیٹھے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

۴۔ حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز مت پڑھو۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۴۸ بحوالہ مسلم)

۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی گناہ ہے جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی کو توڑ دینا گناہ ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۴۹ بحوالہ ابوداود وغیرہ)

۶۔ حدیث:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انگارہ یا تلوار پر چلوں یا اپنے پاؤں کے چمڑے کو کاٹ کر اُس کا جوتا بناؤں یہ مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کے اوپر چلوں اور میں اس بات میں کوئی فرق نہیں سمجھتا کہ میں قبروں کے بیچ میں پیشاب پاخانہ کروں۔ یا بیچ بازار میں۔

(ابن ماجہ ص ۱۱۲)

۷۔ حدیث:۔ عُمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر کے اوپر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ تو فرمایا کہ تم قبر سے اتر جاؤ اور قبر والے کو ایذا مت دو اور وہ تم کو ایذا نہ دے۔

(الترغیب والترہیب ج ۵ ص ۳۷۴ بحوالہ طبرانی)

۵۴ کالا خضاب

بالوں میں کالا خضاب لگانا گناہ اور ناجائز ہے۔ اس بارے میں نیچے لکھی ہوئی چند حدیثیں شاہد عدل ہیں۔

۱۔ **حدیث ۱:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ نبوت میں لایا گیا۔ تو ان کی داڑھی اور سر کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالوں کی اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو (یعنی بالوں کو کالا نہ کرو) (مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

۲۔ **حدیث ۲:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں ایک قوم ایسی ہوگی جو کالے رنگ کا خضاب لگائے گی۔ جو کبوتروں کے سینے کی طرح بالکل کالا ہوگا۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲)

۳۔ **حدیث ۳:** حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رُوم کے جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی کو ورس گھاس اور زعفران سے پیلی رنگتے تھے اور حضرت ابن عمر بھی یہی کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ نسائی)۔

۴۔ **حدیث ۴:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص مہندی کا خضاب لگا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے سے گزرا۔ تو حضور نے فرمایا کہ یہ بھی کیا ہی اچھا خضاب ہے۔ پھر دوسرا آدمی گزرا جو مہندی اور کتم (ایک گھاس) کا خضاب لگائے ہوئے تھا تو حضور نے فرمایا کہ یہ

اُس سے زیادہ اچھا ہے پھر ایک تیسرا آدمی گزرا جو پیلا خضاب لگائے ہوئے تھا۔ تو حضور نے فرمایا کہ یہ ان خضابوں سے زیادہ اچھا خضاب ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۲ بحوالہ ابوداؤد)

۵۔ حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے مہدی اور وسمہ کا خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا اور سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا (کنز العمال ج ۲ ص ۳۷۹ بحوالہ ابن النجار)

۶۔ حدیث:۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے دن نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو کالا خضاب لگائے گا۔
(کنز العمال ج ۶ ص ۳۸۱)

۷۔ حدیث:۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کالا خضاب لگائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منہ کالا کرے گا (کنز العمال ج ۶ ص ۳۸۱)

مسائل وفوائد حضرت علامہ نووی شارح مسلم نے فرمایا کہ بالوں کی سفیدی بدلنے کے لیے سرخ یا پیلا خضاب لگانا مرد اور عورت دونوں کے لیے مستحب ہے اور کالے رنگ کے خضاب کے بارے میں مختار مذہب یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،، واجتنبوا السواد یعنی کالے خضاب سے بچو۔ (نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۱۹۹)

سونے چاندی کے برتن

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا۔ یا ان برتنوں میں تیل رکھ کر اس تیل کو سر میں لگانا یا بدن پر مالش کرنا۔ غرض کسی طرح بھی ان برتنوں کو استعمال کرنا شریعت میں ممنوع وحرام اور گناہ ہے۔ حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث ۱: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاندی کے برتنوں میں کچھ پیتا ہے تو گویا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ گھونٹ گھونٹ داخل کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث ۲: حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ باریک اور موٹے ریشمی کپڑے نہ پہنو۔ اور سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ نہ پیو۔ اور نہ سونے چاندی کی تھالیوں میں کچھ کھاؤ۔ کیونکہ دنیا میں یہ برتن کافروں کے لیے ہیں۔ اور آخرت میں تم مسلمانوں کے لیے ہیں۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث ۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں یا اُن برتنوں میں جس میں کچھ سونا چاندی لگا ہو کچھ پیتا ہے وہ گھونٹ گھونٹ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۷۱ بحوالہ دار قطنی)

۴۔ حدیث ۴: حضرت حکَم نے ابن لیلیٰ سے سُنا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔ تو ایک آدمی اُن کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ تو حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس برتن کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اس برتن کے استعمال سے منع کیا تھا۔ مگر یہ نہیں مانا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتنوں میں کچھ کھانے پینے اور حریر و دیباج ریشمی کپڑوں کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ سب چیزیں دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور آخرت میں تم مسلمانوں کے لیے ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰)

مسائل و فوائد سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا یا اور کسی طریقے سے ان کو استعمال کرنا حرام و ناجائز اور گناہ کا کام ہے جس کی سزا جہنم کا

عذاب ہے، وہ گلاس اور کٹورا جس میں دوسری دھاتوں کے ساتھ کچھ چاندی یا سونا لگا کر بنایا گیا ہو اس میں بھی کچھ کھانا پینا حرام ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی دھات کے برتن پر چاندی کی صرف قلعی کر دی گئی ہو۔ تو ایسے برتن میں کھانے پینے کی ممانعت نہیں ہے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

۵۶ ریاکاری

کوئی بھی نیک عمل اور عبادت ہو خدا کی رضا ڈھونڈھنے، اور اخلاص کی نیت سے کرنا لازم ہے اگر نام و نمود اور شہرت یا کوئی دوسری نفسانی خواہش مقصود ہو تو "ریاکاری" ہے، اور ریاکاری وہ گناہِ کبیرہ ہے جس کو شرک کی ایک شاخ کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ریاکاری کرنے والوں کو شیطان کا ساتھی بتایا ہے، چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۤءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۤءَ قَرِيْنًا ۝ (النساء رکوع)	اور وہ لوگ جو اپنے مالوں کو لوگوں کو دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور نہ قیامت پر اور جس کا ساتھی شیطان ہوا۔ تو وہ کتنا بُرا ساتھی ہے۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا کہ۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝	تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

اسی طرح ریاکاری کی مذمت اور ممانعت میں بہت سی حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔

۱۔ حدیث شا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمام شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے کہ اس عمل میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک ساتھ چھوڑ دوں گا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں اس سے بیزار ہوں وہ عمل اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث شا، حضرت جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شہرت کے لیے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو مشہور کرے گا اور جو ریاکاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کا اس کو بدلہ دے گا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حدیث شا، حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ جس نے اپنے اس عمل میں جو اللہ کے لیے کیا ہے کسی دوسرے کو شریک کر لیا ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کا ثواب اللہ کے غیر سے طلب کرے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۴ بحوالہ احمد)

۴۔ حدیث شا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے طلب کریں گے، وہ لوگوں کے لیے بھیڑ کی کھال پہنیں گے اپنی نرم دلی ظاہر کرنے کے لیے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ (ان ریاکاروں سے)

فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے مہلت دینے سے بے خوف ہو گئے ہیں! کیا یہ لوگ مجھ پر جرّی ہو گئے ہیں! تو مجھ کو میری ہی قسم ہے کہ میں ضرور ضرور ان لوگوں پر ایسا فتنہ بھیجوں گا جو عقل مند آدمی کو حیرانی میں ڈال دے گا۔

(مشکواۃ ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

۵۔ حدیث شا: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ریا کاری کرتے ہوئے نماز پڑھی، تو یقیناً اُس نے شرک کا کام کیا اور جس نے ریا کاری سے روزہ رکھا، اس نے بے شک شرک کا کام کیا اور جس نے ریا کاری کرتے ہوئے صدقہ دیا، اُس نے بلاشبہ شرک کا کام کیا۔ (مشکواۃ ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ احمد)

۶۔ حدیث شا: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رونے لگے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا چیز آپ کو رُلاتی ہے! تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے ہوئے سُنا تھا اسی کو یاد کر کے رو رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مجھ کو اپنی اُمت پر شرک اور چھپی ہوئی شہوت کا خوف ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کی اُمت آپ کے بعد شرک کرے گی! تو آپ نے فرمایا کہ "ہاں"، لیکن سن لو کہ وہ سورج یا چاند اور پتھر اور بُت کی عبادت نہیں کریں گے لیکن وہ اپنے عملوں میں ریا کاری کریں گے اور چھپی ہوئی شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی صبح کو روزہ دار رہے گا۔ پھر اس کی شہوتوں میں سے کوئی شہوت اس کے ساتھ آجائے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا۔

(مشکواۃ ج ۲ ص ۴۵۶ بحوالہ احمد و بیہقی)

۷۔ حدیث شا: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تم لوگوں پر

خوف ہے وہ چھوٹا شرک ہے۔ تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چھوٹا شرک کیا تو فرمایا کہ ”ریاکاری“، اور بیہقی میں یہ بھی ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے، تو ریاکاروں سے فرمائے گا کہ تم لوگ اُس کے پاس جاؤ جس کو تم دنیا میں اپنا عمل دکھا کر کیا کرتے تھے پھر تم دیکھ لو کہ کیا تم اُس کے پاس کوئی جزاء اور بھلائی پاتے ہو۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۶ بحوالہ احمد و بیہقی)

۸۔ حدیث :۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم لوگ دجّال کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو اس چیز کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک دجّال سے بھی زیادہ خوفناک ہے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور ہم لوگوں کو خبر دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ چھپا ہوا شرک ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو وہ یہ دیکھ کر اپنی نماز کو زیادہ لمبی کر دے کہ کوئی آدمی اس کو دیکھ رہا ہے۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۶ بحوالہ ابن ماجہ)

مسائل و فوائد الحاصل ”ریاکاری“ سخت حرام، اور گناہ کبیرہ ہے ریاکاری کرنے سے عبادتوں کا اجر و ثواب نہ صرف غارت و اکارت ہو جاتا ہے بلکہ وہ عبادت گناہِ عظیم بن جاتی ہے۔ جس سے اگر سچی توبہ نہ کرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ”واللہ تعالیٰ اعلم“

۵۷۔ تکبّر

تکبر وہ قبیح و مذموم چیز ہے جو سخت حرام اور گناہ ہے اور یہ وہ جرم ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہوں میں اس کا انجام ذلت و خواری ہے۔ یہی وہ گناہ ہے۔

جس نے ہمیشہ کے لیے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا اور وہ مردود و مطرود ہو کر بہشت سے نکال دیا گیا اور قیامت تک تمام ملائکہ اور جن وانس اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے اور قیامت کے دن وہ اور اس کے متبعین جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

یعنی تکبر نے عزازیل کو ذلیل و خوار کر دیا اور لعنت کے قید خانے میں گرفتار کر دیا۔

"عزازیل" فرشتوں کا معلم اور بہت بڑا عابد و زاہد تھا مگر اس نے تکبر سے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے کمتر بتایا اور سجدہ نہیں کیا۔ تو وہ مردودِ بارگاہ الٰہی ہو کر بہشت سے نکالا گیا اور تمام مخلوق کی لعنت و ملامت میں گرفتار ہو گیا۔
قرآن مجید نے بار بار اعلان فرمایا کہ:

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ (الزمر رکوع ۸) — تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے متکبروں کا۔

اسی طرح تکبر کی چال کو حرام فرماتے ہوئے خداوندِ قدوس نے ارشاد فرمایا۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا۔ (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اور زمین میں اتراتا مت چل، تو ہرگز نہ زمین چیر دے گا اور ہرگز نہ بلندی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔ جو کچھ گزرا ان میں کی بری بات تیرے رب کو ناپسند ہے۔

حدیثوں میں بھی بکثرت تکبر کی قباحت و مذمت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ

جہنم میں (ہمیشہ کے لیے) داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ (ہمیشہ کے لیے) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث ۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمیوں سے (بوجہ غضب کے) اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا۔ نہ اُن کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا۔ نہ انہیں گناہوں سے پاک فرمائے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۱) زناکار بُڈھا (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) متکبر فقیر۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۲ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث ۳: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے قیامت کے دن میدانِ محشر میں چیونٹیوں کے مثل بناکر لائیں جائیں گے مگر ان کی صورتیں آدمی کی ہوں گی اور ہر طرف سے اُن پر ذلت کا گھیرا ہوگا اور وہ گھسیٹ کر جہنم کے اس قیدخانہ میں ڈالے جائیں گے جس کا نام "بُولَس" (ناامیدی کی جگہ) ہوگا۔ ان کے اوپر جہنم کی آگ ہوگی جو "نارُ الانیار" کہلاتی ہے اور انہیں جہنمیوں کے بدن کا پیپ پلایا جائے گا جس کا نام "طینۃ الخبال" (پیپ کا کیچڑ) ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۴ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث ۴: امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو! تواضع کرو۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرما دے گا۔ تو وہ اپنی نظر میں چھوٹا ہوگا۔ مگر لوگوں کی نگاہوں میں بہت بڑا ہوگا۔ اور تکبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا۔ تو وہ اپنے نزدیک بڑا ہوگا اور لوگوں کی نگاہوں میں اتنا چھوٹا ہوگا کہ کُتّے اور خنزیر سے بھی کمتر ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳)

۵۔ حدیث ۱: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کا جوتا اچھا ہو۔ (تو کیا یہ بھی تکبر ہے) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور وہ جمال والے کو پسند فرماتا ہے (یہ تکبر نہیں ہے) بلکہ تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے سرکشی کرے اور دوسرے لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳ بحوالہ مسلم)

۶۔ حدیث ۱: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگ تکبر سے بچو۔ اس لیے کہ آدمی ہمیشہ تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندے کو "جبارین" (ظالموں) میں لکھ دو۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۹۸)

مسائل و فوائد اچھا لباس، اچھا مکان و سامان، رکھنا یہ تکبر نہیں ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق سے سرکشی کرے، اپنے کو بڑا اور عزت والا سمجھے اور دوسرے کو اپنے سے کمتر اور ذلیل سمجھے درحقیقت یہی وہ تکبر ہے جو دنیا و آخرت میں آدمی کو ذلت کے غار میں گرانے والا، اور جہنم میں پہنچانے والا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۸ بخیلی

بخیلی بہت ذلیل خصلت اور بدترین گناہ ہے قرآن و حدیث میں بخیلی کے لیے جہنم کی وعید آئی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ

اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ (آل عمران رکوع ۷)	نے انہیں اپنے فضل سے دی۔ ہر گز وہ اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے۔ عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد ہوا کہ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ (النساء رکوع ۵)	بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا جو خود بھی بخیلی کریں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپائیں اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اسی طرح حدیثوں میں بھی بکثرت سے بخیلی کی مذمت اور اس پر وعیدیں آئی ہیں

۱۔ حدیث ۱:۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا دینے والا اور بخیل اور احسان جتانے والا (شروع سے) جنت میں نہیں داخل ہو گا بلکہ کچھ دنوں جہنم کا عذاب چکھ لینے کے بعد جنت میں جائے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۵ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حدیث ۲:۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوں گی۔ بخیلی۔ اور بد اخلاقی

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۵ بحوالہ ترمذی وغیرہ)

مطلب یہ ہے کہ جو مومن ہوگا اگر بخیل ہوگا تو بد اخلاق نہیں۔ اور اگر بد اخلاق ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا۔ یہ دونوں بری خصلتیں ایک ساتھ مومن میں نہیں پائی جائیں گی۔

۳۔ حدیث شا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے۔ لوگوں سے قریب ہے لیکن جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے۔ لوگوں سے دور ہے۔ لیکن جہنم سے قریب ہے اور سخی جاہل بخیل عابد سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ (مشکوٰۃ ج۱ ص۱۶۴ بحوالہ ترمذی)

۴۔ حدیث شا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں دو خصلتیں بدترین ہیں۔ ایک حرص والی۔ بخیلی۔ دوسری سخت بزدلی (مشکوٰۃ ج۱ ص۱۶۵ بحوالہ ابو داؤد)

۵۔ حدیث شا: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس اُمّت کے اگلے لوگ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات پا گئے اور اس اُمّت کے پچھلے لوگ بخیلی اور حرص کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ (کنز العمال ج۳ ص۲۵۶)

مسائل و فوائد خلاصہ کلام یہ ہے کہ بخیلی بدترین گناہ والی خصلت ہے۔ جو ہزاروں نیکیوں سے محروم کر دینے والی خصلت ہے اور دنیا میں اس کا انجام ذلت و خواری اور قسم قسم کی تکالیف ہیں۔ اور آخرت میں اس گناہ کی سزا جہنم کا دردناک عذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۹ حرص و طمع

یہ بھی بہت ہی خبیث و قبیح عادت ہے۔ یہ چوری، ڈاکہ، غضب خیانت

قتل و غارت وغیرہ سیکڑوں ایسے ایسے بدترین گناہوں کا سرچشمہ ہے جو جہنم میں لے جانے والے گناہ کبیرہ ہیں۔ اسی لیے حدیثوں میں بکثرت اس کی قباحت و مذمت کا بیان آیا ہے۔

۱۔ حدیث ۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی دو خصلتیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں۔ ایک مال کی حرص۔ دوسری عمر کی حرص۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۴۹ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث ۱: حضرت عمرو بن شعیب سے ان کی سند کے ساتھ روایت ہے کہ اس امت کی سب سے پہلی صلاح یقین و زہد ہے اور اس امت کا سب سے پہلا فساد بخیلی اور امید ہے (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۴۰ بحوالہ بیہقی)

۳۔ حدیث ۱: حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لالچی ایسی کمائی طلب کرتا ہے جو حلال نہ ہو (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۲)

۴۔ حدیث ۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طمع علماء کے دلوں سے علم شریعت کو دور کر دیتی ہے۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۲)

۵۔ حدیث ۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مرسل مروی ہے کہ وہ چکنی اور پھسلا دینے والی چیز کو جس پر علماء کے قدم ٹھہر نہیں سکتے وہ طمع (لالچ) ہے (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۲)

حسد

۶۰

"حسد" یہ ہے کہ کسی کی نعمتوں کے زوال اور بربادی کی تمنا کرنا، یہ بھی بڑی ہی مہلک اور بہت ہی موذی دل کی بیماری ہے اور حرص ہی کی طرح یہ بھی بڑے

بڑے گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی لیے خداوند قدوس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حسد سے خدا کی پناہ مانگنے کا حکم فرمایا اور قرآن مجید میں نازل فرمایا۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ — اور میں حاسد کے شر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

اور حدیثوں میں بھی اس کی ہلاکت خیز مضرت کا بڑے ہی عبرت انگیز الفاظ میں بیان آیا ہے۔

۱۔ **حدیث**: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے پر حسد مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! تم آپس میں ایک، دوسرے کے بھائی بن کر رہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ **حدیث**: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا ڈالتی ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم سے ڈھال ہے (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۳)

۳۔ **حدیث**: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ تمہارے اندر اگلی امتوں کی بیماریاں پھیل رہی ہیں یعنی حسد اور بغض۔ یہ دین کو مونڈنے والی بیماری ہیں۔ بال کو مونڈنے والی نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک کہ مومن نہ ہو جاؤ۔ اور تم لوگ اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک کہ مومن نہ ہو جاؤ اور تم لوگ اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں

ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے۔ کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتا دوں کہ جب تک تم لوگ اس کو کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو۔ (کنز العمال ج۳ ص۲۶۴)

۴۔ حدیث: حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حسد کرنے والے اور چغلی کھانے والا اور کاہن (نجومی) مجھ کو ان لوگوں سے اور ان لوگوں کو مجھ سے کوئی تعلق نہیں (کنز العمال ج۳ ص۲۶۴)

۵۔ حدیث: حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیریت اور اچھی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کریں گے (کنز العمال ج۳ ص۲۶۴)

بغض و کینہ
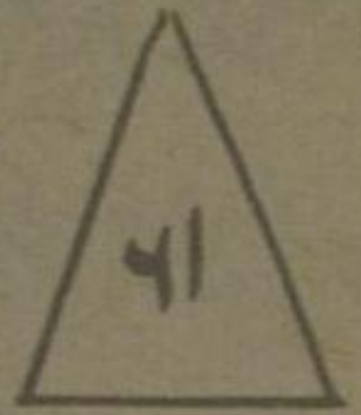
مسلمانوں سے بغض اور کینہ رکھنا بھی حرام اور گناہ ہے اس بارے میں یہ چند حدیثیں خاص طور سے بغور پڑھیئے۔

۱۔ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو۔

(مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

۲۔ حدیث: حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب برات میں اللہ تعالیٰ تمام بخشش مانگنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور رحمت طلب کرنے

والوں پر رحمت نازل فرما دیتے ہیں۔ لیکن کینہ رکھنے والے کے معاملہ کو مؤخر اور ملتوی فرما دیتا ہے۔ کنز العمال ج۳ ص۲۶۴)

۳۔ **حدیث**:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندۂ مومن کو بخش دیتا ہے۔ لیکن اس بندے کو کہ اس کے اور اس کے (دینی) بھائی کے درمیان بغض و کینہ ہو۔ اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا (کنز العمال ج۲ ص۲۶۵

۴۔ **حدیث**:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہر دو شنبہ اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مشرک کے سوا اپنے ہر بندے کو بخش دیتا ہے مگر اس شخص کو نہیں بخشتا جو اپنے بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہو۔ بلکہ اس کے بارے میں یہ فرمان صادر فرماتا ہے کہ ابھی ان دونوں کو یوں ہی رہنے دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔ (کنز العمال ج۳ ص۲۶۵)

۵۔ **حدیث**:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان (بغض و کینہ کے سبب سے) تین دن سے زیادہ تعلق کاٹ کر اس کو چھوڑ دے جو تین دن سے زیادہ اس طرح تعلق چھوڑے رہے گا اور اسی حالت میں مرجائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۸ بحوالہ ابو داؤد)

۶۔ **حدیث**:۔ حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک سال تک اپنے (دینی) بھائی کو چھوڑے رہے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ گویا اس کا خون بہا دیا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۴۲۸ بحوالہ ابو داؤد)

مکر اور دھوکہ بازی

مسلمانوں کے ساتھ مکر یعنی دھوکہ بازی اور دغا بازی کرنا قطعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے۔

اس کی ممانعت وحرمت کے بارے میں چند حدیثیں بڑی ہی رقت خیز عبرت آموز ہیں

۱۔ **حدیث**:۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکہ بازی کرے وہ ملعون ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۸ بحوالہ ترمذی)

۲۔ **حدیث**:۔ حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کو ضرر پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اس کو ضرر پہنچائے گا اور جو مسلمانوں کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔

۳۔ **حدیث**:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکہ بازی جہنم میں ہے۔ کنز العمال ج ۲ ص ۳۱۰)

۴۔ **حدیث**:۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے ساتھ مکر کرے یا نقصان پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (کنز العمال ج ۲ ص ۳۱۰)

۵۔ **حدیث**:۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے

(۱) دھوکہ باز۔ (۲) بخیل۔ (۳) احسان جتانے والا۔ (کنز العمال ج۲ ص۳۱۰)
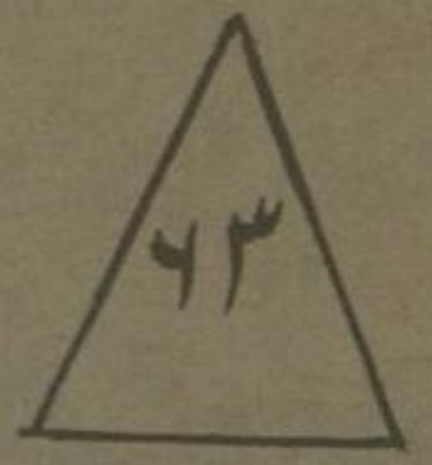
کسی کا مذاق اُڑانا

اہانت اور تحقیر کے لیے زبان یا اشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے۔ کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذاء رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کو حقیر کرنا اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔
(الحجرات)

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں کا مذاق اڑائیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ کچھ بعید نہیں کہ وہ ان ہنسی اڑانے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو۔ اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔

اس کی ممانعت اور شناعت کے بارے میں چند حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔

۱۔ **حدیث** :۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں کسی کی نقل اُتارنا پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ اس کے بدلے میں اتنا اتنا مال مجھے مل جائے۔ (احیاء العلوم ج۳ ص۱۳۱ بحوالہ ابوداؤد و ترمذی)

۲۔ حدیث :۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کا مذاق اڑانے کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ، آؤ تو وہ نہایت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے سامنے آئے گا۔ مگر جیسے ہی وہ دروازہ کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا پھر ایک دوسرا جنت کا دروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا کہ آؤ۔ یہاں آؤ، چنانچہ یہ بے چینی اور رنج وغم میں ڈوبا ہوا اس دروازے کے پاس جائے گا۔ تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ اسی طرح اس کے ساتھ معاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نہیں جائے گا (اس طرح وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا۔ (احیاء العلوم ج۳ ص ۱۳۱)

۳۔ حدیث :۔ جو اپنے کسی دینی بھائی کو اس کے کسی ایسے گناہ پر عار دلائے گا۔ جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو عار دلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا۔ جب تک کہ وہ خود اس گناہ کو نہ کر لے۔ (احیاء العلوم ج۳ ص ۱۳۱)

مسائل وفوائد بہر حال کسی کو ذلیل کرنے اور اس کی تحقیر کرنے کے لیے اس کی خامیوں کو ظاہر کرنا۔ اس کا مذاق اڑانا۔ اس کی نقل اتارنا یا اس کو طعنہ مارنا یا عار دلانا یا اس پر ہنسنا یا اس کو برے برے القاب سے یاد کرنا اور اس کی ہنسی اڑانا۔ مثلاً آج کل کے بزعم خود اپنے کو عرفی شرفاء کہلانے والے کچھ قوموں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور محض قومیت کی بنا پر ان کا تمسخر اور استہزاء کرتے اور مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور قسم قسم کے دل آزار القاب سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ کبھی طعنہ زنی کرتے ہیں۔ کبھی عار دلاتے ہیں یہ سب حرکتیں حرام وگناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

لہٰذا ان حرکتوں سے توبہ لازم ہے۔ ورنہ یہ لوگ فاسق ٹھہریں گے اسی طرح

سیٹھوں اور مالداروں کی عادت ہے کہ وہ غریبوں کے ساتھ تمسخر اور اہانت آمیز القاب سے ان کو عار دلاتے اور طعنہ زنی کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح سے ان کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ جس سے غریبوں کی دل آزاری ہوتی رہتی ہے مگر وہ اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے مالداروں کے سامنے دم نہیں مار سکتے ان مالداروں کو ہوش میں آجانا چاہئے کہ اگر وہ اپنے ان کرتوتوں سے توبہ کر کے باز نہ آئے۔ تو یقیناً وہ قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر جہنم کے سزاوار بنیں گے اور دنیا میں ان غریبوں کے آنسو قہر خداوندی کا سیلاب بن کر ان مالداروں کے محلات کو خس و خاشاک کی طرح بہالے جائیں گے۔ کیونکہ ؎

بشر کو صبر نہیں۔ ورنہ یہ مثل سچ ہے
کہ چُپ کی داد "غفور رحیم" دیتا ہے

مسجد میں دنیا کی بات کرنا
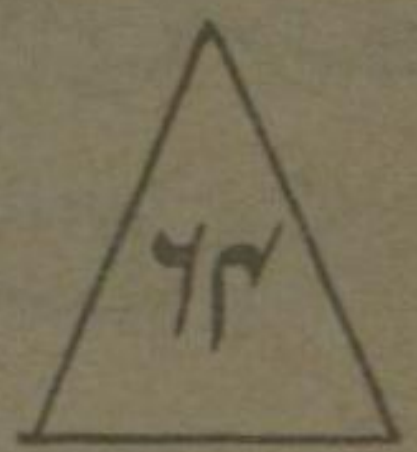
مسجدوں میں دنیا کی بات چیت کرنا، اور شور مچانا منع ہے۔ اس گناہ سے بچنا لازم ہے کیونکہ حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

ا۔ **حدیث ۱**:۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مُرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں لوگ کریں گے تو تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خُدا سے کچھ کام نہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۱ بحوالہ بیہقی)

۲۔ **حدیث**:۔ حدیث میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی بات چیت نیکیوں کو اس طرح کھا ڈالتی ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھا ڈالتے ہیں (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۵۹)

۳۔ حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی مسجد میں سودا بیچ رہا ہے۔ یا سودا خرید رہا ہے تو تم لوگ کہدو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم دیکھو کہ کوئی اپنی گُم شدہ چیز کو چلا چلا کر مسجد میں ڈھونڈھ رہا ہے تو تم کہدو کہ خدا کرے تمہاری گم شدہ چیز تمہیں نہ ملے۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۰۳ بحوالہ نسائی وغیرہ)

۴۔ حدیث :۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا تو کسی نے مجھ کو کنکری ماری جب میں نے دیکھا تو وہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو مسجد میں میرے پاس لاؤ تو میں ان دونوں کو لایا۔ تو امیر المومنین نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم دونوں کہاں کے رہنے والے ہو تو ان دونوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ تو امیر المومنین نے فرمایا کہ اگر تم دونوں مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو مار مار کر دردمند کر دیتا۔ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو ! (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۱ بحوالہ بخاری)

۵۔ حدیث :۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے ایک جانب ایک میدان بنا دیا تھا جس کو لوگ "بُطیحا" کہتے تھے اور امیر المومنین نے یہ فرما دیا تھا کہ جو کوئی شور کرے یا شعر گائے یا بلند آواز سے گفتگو کرے تو وہ مسجد سے نکل کر اس میدان میں آجائے۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۷۱ بحوالہ مؤطا)

قرآن مجید بھلا دینا

قرآن مجید پڑھ کر غفلت اور لاپرواہی سے اس کو بھلا دینا بہت سخت گناہ ہے۔ اس کے بارے میں چند حدیثیں بہت ہی لرزہ خیز ہیں۔

۱۔ حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے تمام ثوابوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔ یہاں تک کہ مسجد سے کسی گندی چیز کے نکلنے کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میری امت کے تمام گناہوں کو بھی میرے سامنے پیش کیا گیا اور میں نے اس سے بڑا گناہ کو نہیں دیکھا کہ آدمی نے قرآن مجید کی کوئی سورہ یا آیت جو اُسے یاد تھی اُسے بھلا دیا۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ ابوداؤد)

۲۔ حدیث:۔ حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن مجید پڑھ کر اس کو بھلا دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جُذامی کوڑھی ہوگا۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹)

۳۔ حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس سینے میں کچھ بھی قرآن مجید نہ ہو تو وہ ویران گھر کے مثل ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۵۹ بحوالہ ترمذی)

△ کسی دوسرے کو اپنا باپ بنا لینا

اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا۔ یا اپنے خاندان و نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نسب جوڑنا حرام و گناہ اور جنت سے محروم کر کے دوزخ میں لے جانے والا کام ہے اس بارے میں بڑی سخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل حدیثیں بہت عبرت خیز ہیں۔

۱۔ **حدیث**: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

(الترغیب والترہیب ج۳ ص۴۳ بحوالہ بخاری و مسلم و ابن ماجہ)

۲۔ **حدیث**: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس شخص نے ناشکری کی۔ (الترغیب والترہیب ج۳ ص۴۳ بحوالہ بخاری)

۳۔ **حدیث**: حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے، یا جو غلام اپنے مولیٰ کے غیر کو اپنا مولیٰ بتائے تو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اور قیامت میں ان دونوں کی نہ کوئی فرض عبادت مقبول ہو گی، نہ کوئی نفل عبادت قبول ہو گی۔

(الترغیب والترہیب ج۳ ص۴۳ بحوالہ بخاری)

۴۔ حدیث ۴ :۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے گنہگار ہونے کو یہی کافی ہے کہ آدمی اپنے نسب سے اظہار برائت کرتے ہوئے کسی دوسرے خاندان سے ہونے کا دعویٰ کرے جس خاندان سے اس کا ہونا لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ صـ۳ بحوالہ احمد و طبرانی)

۵۔ حدیث ۵ :۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے پائی جائے گی۔ (الترغیب والترہیب ۳ج صـ۴)

۶۔ حدیث ۶ :۔ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسے نصیب کا دعویٰ کرے جس نسب میں اس کا ہونا لوگوں کو معلوم و مشہور نہیں۔ تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی اور جو نسب کا انکار کرے اس نے بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

(الترغیب والترہیب ۳ج صـ۴ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

مسائل و فوائد مذکورہ بالا حدیثوں کو پڑھ کر ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں، جو ہندوستان میں خواہ مخواہ اپنا خاندان و نسب بدل کر۔ کسی اونچے خاندان سے اپنا رشتۂ نسب ملا لیتے ہیں۔ سیکڑوں ایسے ہیں جن کو سیکڑوں برس سے لوگ یہی جانتے ہیں کہ وہ ہندوستانی ہیں اور ان کے آباؤ اجداد برسوں پہلے اسلام قبول کر کے مسلمان ہو گئے تھے مگر آج کل وہ عربی النسل بن کر اپنے کو صدیقی و فاروقی و عثمانی و سید کہنے لگے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خداوند کریم ان لوگوں کو صراطِ مستقیم

پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حرام و جہنمی کام سے ان لوگوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا

جس شخص کے دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں۔ اُس پر فرض ہے کہ سب بیویوں کو کھانا کپڑا اور خرچ، اور بستر کا حق، اور سب بیویوں کے پاس سونے میں بالکل برابری کرے ہرگز ہرگز کسی بیوی کو زیادہ نہ دے ورنہ وہ گناہ میں مبتلا ہوگا اور جہنم کی سزا کا حق دار ہوگا اس بارے میں یہ چند حدیثیں بہت عبرت خیز و نصیحت آمیز ہیں۔

۱۔ **حدیث ۱**: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ اُن دونوں کے حقوق ادا کرنے میں برابری نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۲۷۹ بحوالہ ترمذی ونسائی وغیرہ)

۲۔ **حدیث ۲**: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی طرف مائل ہو جائے تو وہ قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے بدن کی ایک شق گری ہوگی (یعنی ایک طرف جھکی اور مڑی ہوئی ہوگی (الترغیب والترہیب ج۳ ص۶۰ بحوالہ النسائی)

۳۔ **حدیث ۳**: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک عدل وانصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نور کے ممبروں پر ہوں گے جو لوگ اپنے فیصلوں میں، اور اپنی بیویوں کے معاملہ میں، اور ان تمام کاموں میں جن کے وہ والی بنے ہیں عدل کرتے

ہیں۔ (الترغیب والترہیب ج۳ ص۶۰ بحوالہ مسلم)

بائیں ہاتھ سے کھانا پینا

بائیں ہاتھ سے کھانا پینا، یا کوئی چیز بائیں ہاتھ سے لینا دینا ممنوع ہے حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے چنانچہ نیچے تحریر کی ہوئی حدیثوں کو بغور پڑھیے۔

۱۔ **حدیث ۱:** حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز ہرگز تم میں کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز کھائے نہ کچھ پیوے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ اس حدیث میں اتنا اور بھی بیان کرتے تھے کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لیوے نہ دیوے (الترغیب والترہیب ج۳ ص۱۲۷ بحوالہ مسلم وغیرہ)

۲۔ **حدیث ۲:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کا ہر ایک داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیوے اور داہنے سے ہر چیز دے اور لے، اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا اور لیتا دیتا ہے۔ (ابن ماجہ ص۲۴۳)

مسائل و فوائد میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ دسترخوان پر بائیں ہاتھ سے لوگ اس خیال سے پانی پی لیا کرتے ہیں کہ گلاس میں جھوٹا نہ لگ جائے اسی طرح بعض لوگ چائے کا کپ تو داہنے ہاتھ سے پکڑے رہتے ہیں اور طشتری میں چائے ڈال کر بائیں ہاتھ سے چائے پیتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے گلاس میں اگرچہ سالن وغیرہ لگ جائے مگر بہرحال پانی داہنے ہی ہاتھ سے پینا چاہیے اور چاء کا کپ بائیں ہاتھ میں لے کر سانسر میں لوٹ کر چائے داہنے ہی ہاتھ

سے پینی چاہئے تاکہ شیطان کے طریقے سے بچیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ادا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم!)

کُتّا پالنا

شکار کرنے کے لیے۔ کھیتی کی حفاظت کے لیے۔ مویشیوں کی حفاظت کے لیے مکان کی حفاظت کے لیے ان چار مقصدوں کے لیے کُتا پالنا جائز ہے۔ باقی ان کے سوا مثلاً کھیلنے کے لیے، دل بستگی اور تفریح کے لیے لڑانے یا دوڑانے کے لیے یا کسی اور کام کے لیے کتا پالنا ناجائز و ممنوع ہے چنانچہ بہت سی حدیثوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱۔ حدیث ۱، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شکار یا مویشیوں کی حفاظت کے علاوہ (کسی فضول کام) کے لیے کتا پالے گا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط گھٹتا رہے گا۔

(الترغیب والترہیب ج۴ ص۶۵ بحوالہ بخاری ومسلم وغیرہ)

۲۔ حدیث ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے علاوہ اگر کوئی کسی دوسرے مقصد سے کتا پالے گا۔ تو اس کا ثواب ایک قیراط گھٹتا رہے گا۔

(الترغیب والترہیب ج۴ ص۶۷ بحوالہ بخاری ومسلم)

۳۔ حدیث ۳، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے رک گئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ کس چیز نے

آپ کو آنے سے روک دیا تھا! تو انہوں نے کہا کہ ہم فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کُتا ہو (الترغیب والترہیب ج۴ ص۶۸ بحوالہ احمد)

۴۔ حدیث ۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ میں شب گذشتہ بھی آیا تھا مگر میرے مکان میں داخل ہونے میں یہ رکاوٹ پڑ گئی کہ مکان کے دروازے میں کچھ آدمیوں کی تصویریں تھیں۔ اور گھر کے اندر ایک کُتا بھی تھا۔ تو آپ حکم دیجئے کہ تصویروں کے سر کاٹ ڈالے جائیں تاکہ وہ درخت کے مثل ہو جائیں۔ اور پردے کے بارے میں یہ حکم دے دیجئے کہ تصویروں کے سر کاٹ ڈالے جائیں تاکہ وہ درخت کے مثل ہو جائیں۔ اور پردے کے بارے میں یہ حکم دے دیجئے کہ اس کو پھاڑ کر دو مسندیں بنالی جائیں جو زمین میں پڑی رہیں اور روندی جاتی رہیں۔ اور حکم دے دیجئے کہ کتا مکان سے نکال دیا جائے۔ یہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہ کا کُتا تھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تخت کے نیچے تھا۔ چنانچہ وہ کُتا نکال دیا گیا۔ (الترغیب والترہیب ج۴ ص۶۹ بحوالہ ابوداؤد و ترمذی)

مسائل و فوائد کاشانۂ نبوت میں حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے کُتّے اور تصویروں کا موجود رہنا اس وقت تھا جب کہ تصویروں اور کتوں کا مکان کے اندر رہنا حرام نہیں ہوا تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے اسی واقعہ کی وجہ سے تصویروں اور کتوں کا مکانوں میں رکھنا جائز قرار دے دیا گیا۔ اس کی ممانعت کے بعد اب کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مکان یا کپڑوں پر کوئی جاندار کی تصویر رکھے۔ اسی طرح شکار کے لیے اور کھیتی و مویشی و مکان کی حفاظت کے لیے تو کُتّا پالنا شریعت میں جائز ہے۔ باقی ان کے سوا دوسرے تمام کتوں کا پالنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ان خلافِ شرع کاموں سے بچنا لازم ہے کیوں کہ

شریعت ہی مسلمانوں کے لیے دونوں جہان میں صلاح و فلاح کا واحد ذریعہ ہے۔ مغربی تہذیب کے دلدادوں کی ہرگز ہرگز پیروی نہیں کرنی چاہئے جو کتوں کو اپنی اولاد کی طرح پالتے اور گود میں لیے پھرتے ہیں۔ بلکہ جوشِ محبت میں کتوں کا منہ بھی چومتے رہتے ہیں۔

بلاضرورت بھیک مانگنا

بلاضرورت محض اپنا مال بڑھانے کے لیے بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے۔ اور حدیثوں میں بکثرت اس کی ممانعت آئی ہیں۔ چند حدیثیں یہاں تحریر کی جاتی ہیں۔

۱۔ حدیث شریف:۔ حضرت قبیصہ بن مُخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اے قبیصہ! مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا تین شخصوں کے علاوہ کسی کے لیے درست و حلال نہیں۔ ایک تو وہ شخص کہ اس نے کسی کی ضمانت لی ہو۔ اور اس کے پاس مال نہ ہو۔ تو اس کے لیے حلال ہے کہ وہ بھیک مانگ کر اپنی ضمانت کی رقم ادا کرے۔ دوسرے وہ کہ کسی آفت نے اس کے مال کو ہلاک کر دیا۔ تو اُس کے لیے حلال ہے کہ وہ اپنے سامانِ زندگی کو درست کرنے کے لیے بقدرِ ضرورت بھیک مانگ سکتا ہے۔ تیسرے وہ شخص جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا ہو یہاں تک کہ تین آدمی جو عقل ہوں اس کی قوم میں سے اُٹھ کر یہ کہدیں کہ یقیناً یہ شخص واقعی فاقہ کشی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ تو وہ شخص زندگی کے گزارہ بھر بقدرِ حاجت بھیک مانگ سکتا ہے۔ ان تین شخصوں کے علاوہ جو بھیک مانگے اور دوسروں سے مال کا سوال کرے تو اے قبیصہ! وہ مالِ حرام ہے جس کو وہ کھا رہا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۲ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث ؛۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لیے بھیک مانگتا ہے وہ جہنم کا انگارہ مانگ رہا ہے تو اس کو کم مانگے یا زیادہ یہ اس کو سمجھ لینا چاہئے۔

(مشکواۃ ج ۱ ص ۱۶۲ بحوالہ مسلم)

۳۔ حدیث ؛۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو حضور نے مجھے مال عطا فرما دیا۔ پھر میں نے دوبارہ مانگا تو پھر بھی حضور نے مجھے مال دے دیا اور مجھ سے یہ فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا ہے (یعنی بہت مرغوب دل پسندیدہ چیز ہے) تو جو آدمی اس کو اپنے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا۔ اس مال میں برکت ہو گی اور جو نفس کی لالچ کے ساتھ اس کو لے گا اس میں برکت نہ ہوگی اور اس کی مثال یہ ہوگی کہ کوئی کھاتا رہے اور آسودہ نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے کہدیا کہ یا رسول اللہ! میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے کہ میں آپ کے بعد کسی سے زندگی بھر کچھ نہیں مانگوں گا۔ (مشکواۃ ج ۱ ص ۱۶۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ حدیث ؛۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جو سوال کرنے (بھیک مانگنے) سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو مالداری ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مالدار بنا دے گا اور جو صابر بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو صابر بنا دے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ کوئی نہیں ہے جو کسی کو دیا گیا ہو۔

(مشکواۃ ج ۱ ص ۱۶۲ بحوالہ بخاری و مسلم)

۵۔ حدیث ۱:۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو اس بات کا ضامن ہو جائے کہ میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ تو میں اس کے لیے جنت دلانے کا ضامن ہوں۔ یہ سُن کر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں یارسول اللہ! اس بات کی ضمانت لیتا ہوں۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۳ بحوالہ ابو داؤد وغیرہ)

۶۔ حدیث ۱:۔ حضرت زُبیر بن عوام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ تم میں کا کوئی اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کا ایک گٹھر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بیچ کر اپنی ذات کا گزارہ کرے یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگنے کہ کوئی اس کو دے گا اور کوئی منع کر دے گا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۲ بحوالہ بخاری)

مسائل و فوائد خلاصہ کلام یہ ہے کہ بلا ضرورت لوگوں سے مال کا سوال کرنا اور بھیک مانگنا حرام و گناہ ہے اس زمانے میں کچھ لوگوں نے بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ حالانکہ وہ لوگ اور غنی ہیں۔ ان لوگوں نے مذکورہ بالا فرامین نبوت سے عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہیئے کہ وہ لوگ بھیک مانگ مانگ کر دولت نہیں جمع کر رہے ہیں بلکہ جہنم انگارہ جمع کر رہے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مُریدین کے لیے ضروری ہدایات

(۱) مذہب اہل سنت وجماعت پر قائم رہیں جو سلف صالحین اور گذشتہ علماء حرمین شریفین کا مذہب ہے۔ سُنیوں کے جتنے مخالف مذاہب ہیں، مثلاً وہابی، رافضی

قادیانی، نیچری وغیرہ ان سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا دینی دشمن اور مخالف جانیں نہ ان کی باتوں کو سنیں نہ ان کی صحبت میں بیٹھیں ان کی تقریروں اور تحریروں کو نہ سنیں نہ پڑھیں کیونکہ شیطان کو (معاذ اللہ) دل میں وسوسہ ڈالتے دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال یا آبرو کے برباد ہونے کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز کوئی عقل مند نہیں جا سکتا اور دین و ایمان تو مسلمان کی سب سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ لہٰذا اس کی محافظت میں حد سے زیادہ جد وجہد اور کوشش فرض ہے مال اور دنیا کی عزت اور دنیا کی زندگی تو فقط دنیا ہی تک محدود ہیں اور دین و ایمان سے تو آخرت اور ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنے والا ہے اس لیے جان و مال اور دنیاوی عزت سے بڑھ کر دین و ایمان کی حفاظت کا سامان کرنا بے حد ضروری ہے

۲۔ نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کا التزام بھی واجب ہے۔ بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی ہے مگر انسان کا کام کچھ نہیں۔ یاد رکھو کہ بے نماز وہی نہیں ہے جو کبھی نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً نماز چھوڑ دے وہ بے نماز ہے۔ کسی کی نوکری ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب ایک وقت کی بھی نماز قضا کر دینی سخت ناشکری، اور پرلے سرے کی نادانی وہ گناہ کبیرہ ہے جو جہنم میں لے جانے والا ہے۔ کوئی آقا یہاں تک کہ وہ کافر کا بھی اگر کوئی نوکر ہو تو وہ اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر کوئی آقا اپنے نوکر کو نماز سے منع کرے تو ایسی نوکری ہی قطعاً حرام ہے اور نماز چھوڑ کر کوئی بھی رزق کا ذریعہ روزی میں برکت نہیں لا سکتا۔ یاد رکھو کہ رزق اور روزی دینا اسی کا کام ہے۔ جس نے نماز فرض کی ہے لہٰذا اس رزاق مطلق پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے ہمیشہ رزق و روزی کا ذریعہ ایسی ہی نوکری اور ملازمت کو بنانا لازم ہے کہ جس میں خدا کے فرائض کو چھوڑنا نہ پڑے ورنہ سخت غضب الٰہی میں مبتلا ہوگا۔

(۳) جتنی نمازیں قضا ہو گئیں ہیں، سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ

جائیں اوران سب کو بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کریں ۔ اوراس میں ہرگز ہرگز کاہلی نہ کریں ۔ کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے ۔ کوئی نفل مقبول نہیں ہوتا ۔

جب چند نمازیں قضا ہوئی ہوں مثلاً سَو بار کی فجر قضا ہے تو اس قضا کو پڑھتے وقت ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کی نیت کرتا ہوں ۔ اسی طرح باقی نمازوں میں جو سب سے پہلی ہے اس کی نیت کریں ۔ اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کر کے سب نمازوں کو پوری کر لیں ۔ یاد رکھو کہ قضا میں فقط فرضوں اور وتروں یعنی ہر دن اور ہر رات کی طرف بیس رکعت ادا کی جاتی ہے ۔ سنتوں اور نفلوں کو قضا میں پڑھنا ضروری نہیں ہے ۔

۴ ۔ جتنے روزے بھی قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کر لیے جائیں کیوں کہ موت کا وقت معلوم نہیں ، لہذا فرض کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں ۔

(۵) جن لوگوں پر زکواۃ فرض ہے اور وہ اپنے مالوں کی زکواۃ بھی ضرور ادا کرتے رہیں اور جتنے برسوں کی زکواۃ نہ دی ہو فوراً حساب کر کے ان سب کو ادا کریں ۔ ہر سال کی زکواۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی دے دیا کریں ۔ سال پورا ہونے کے بعد زکواۃ ادا کرنے میں دیر لگانا گناہ ہے ۔

اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ شروع سال ہی سے رفتہ رفتہ زکواۃ دیتے رہیں اور سال پورا ہونے پر حساب کریں اگر پوری ادا ہو گئی ہو تو بہتر ہے ۔ ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ رقم نکل گئی ہو تو اس کو آئندہ سال میں مجرا کر لیں ۔

۶ ۔ صاحب استطاعت پر حج بھی فرض ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ یعنی جو کفر کرے

تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تارک حج کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

۷۔ شجرہ شریفہ میں لکھی ہوئی ہدایات پر ضرور عمل کرتے رہیں اور روزانہ ایک بار شجرہ شریفہ پڑھ کر پیرانِ کبار کو فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین ط

عبد المصطفیٰ الاعظمی عفی عنہٗ

براؤں شریف ۹/ ذو الحجہ ۱۴۰۰ھ